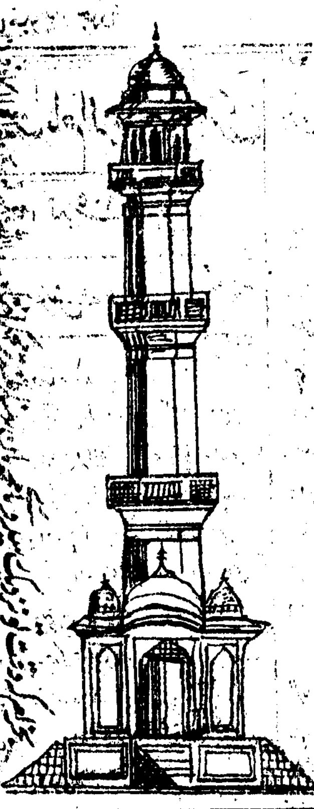


ان الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بانفسهم

الحکم

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے صہ (۲) خواص و معاونین سے عـہ (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذاہب والون سے ۱۲ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگون سے ۱۲

نمبر ۴۴ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء مطابق ۱۲ شوال ۱۳۲۳ھ | جلد ۹

فہرست مضامین

تازہ الہامات و رؤیا

۲ - دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ رؤیا دیکہی ۔ کہ ایک دیوار ایک مرغی ہے ۔ وہ کچھہ بولتی ہے ۔ سب فقرات یاد نہین رہے مگر آخری فقرہ جو یاد رہا ۔ یہ تہا ۔

اِنْ کُنْتُمْ مُسْلِمِیْن

ترجمہ ۔ اگر تم مسلمان ہو ۔ اس کے بعد بیداری ہوئی یہ خیال تہا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہین ۔ پھر الہام ہوا ۔

اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ مُسْلِمِیْن

ترجمہ ۔ اللہ تعالے کی راہ مین خرچ کرو ۔ اگر تم مسلمان ہو ۔ فرمایا ۔ کہ مرغی کا خطاب اور الہام کا خطاب ہر دو جماعت کیطرف تہے دونون فقرون مین ہماری جماعت مخاطب ہے ۔ چونکہ آج کل روپیہ کی ضرورت ہے ۔ لنگر مین بہی خرچ بہت ہے اور عمارت پر بہی بہت خرچ ہو رہا ہے ۔ اسواسطے جماعت کو چاہیئے کہ اس حکم پر توجہ کرین ۔

فرمایا ۔ مرغی اپنے عمل سے دکہاتی ہے ۔ کہ کس طرح انفاق فی سبیل اللہ کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ وہ انسان کی خاطر اپنی ساری جان قربان کرتی ہے ۔ اور انسان کے واسطے ذبح کی جاتی ہے ۔ اسی طرح مرغی نہایت محنت اور مشقت کے ساتہہ ہر روز انسان کے کہانے کے واسطے انڈا دیتی ہے ۔

ایسا ہی ایک پرند کی مہمان نوازی پر ایک حکایت ہے کہ ایک درخت کے نیچے ایک مسافر کو رات آگئی جنگل کا ویرانہ و سردی کا موسم درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تہا ۔ نر اور مادہ آپس مین گفتگو کرنے لگے ۔ کہ یہ غریب الوطن آج ہمارا مہمان ہے اور سردی زدہ ہے اس کے واسطے ہم کیا کرین ۔ سوچ کر انہین یہ صلاح قرار پائی ۔ کہ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دین اور وہ اسکو جلا کر آگ تاپے چنانچہ انہون نے ایسا کیا ۔ پہر اونہون نے کہا کہ یہ بہوکا ہے ۔ اس کے واسطے کیا دعوت طیار کی جائے ۔ اور کوئی چیز موجود نہ تہی ان دونون نے اپنے آپ کو نیچے اس آگ مین گرا دیا ۔ تاکہ اُن کے گوشت کا کباب ان کے مہمان کے واسطے رات کا کہانا ہو جائے ۔ اس طرح انہون نے مہمان نوازی کی ایک نظیر قایم کی ۔ سو ہماری جماعت کے مومنین گر ہماری آواز کو نہین سنتے ۔ تو اس مرغی کی آواز کو سنین مگر سب برابر نہین ۔ کتنے مخلص ایسے ہین ۔ کہ اپنی طاقت سے زیادہ خدمت مین لگے ہوئے ہین ۔ خدا ان کو جزائے خیر دے

۶ - دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ قرب اجلک المقدر

ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا ۔

قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا ۔

۷ - دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ یہی الہامات پہر ہوئے اور ساتہہ یہ الفاظ زاید تہے ۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ۔

۹ - دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ نئے قبرستان کی زمین کے متعلق الہام ہوا ۔

اُنزل فیہا کل رحمۃ

دار الامان کا ہفتہ

۱ - اعلے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے اہل بیت کی صحت الحمد للہ اچہی ہے ۔ بزرگان ملت بہی بدستور خدمت دین مین مصروف ہین ۔ فاضل امروہی بہی مع الخیر تشریف لے آئے ۔ اور انشاء اللہ العزیز لمبا قیام فرمائین گے ۔

۲ - حضرت حجۃ اللہ کی توجہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی خاص اصلاح کیطرف از بس ہے آپ چاہتے ہین کہ ایسا انتظام کیا جاوے جو ایسے عالم طیار ہو سکین جو علوم عربیہ دینیہ مین مہارت رکہنے کے علاوہ یورپ کی زبانون مین ماہر ہون اور وہ اپنی زندگیان خدمت دین اور اشاعت و تبلیغ اسلام کے لیئے وقف کرین ۔ وہ پورے قادر الکلام اور صاحب القلم ہون ۔ قادیان کے اہل الرائے احباب اس معاملہ پر غور کر رہے ہین کہ کیا صورت اختیار کی جاوے غالباً جلسہ دسمبر مین یہ سوال عام طور پر مشورہ کے لیئے قوم کے سامنے پیش ہوگا جو فی نفسہ ایک اہم اور غور طلب امر ہے ۔ باہر سے احباب آنے شروع ہو گئے ۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی اور شیخ نیاز احمد صاحب آئے ہین شیخ صاحب سرِ دست واپس گئے ہین پہر آئین گے ۔ اور احباب بہی آ رہے ہین ۔ اہلاً و سہلاً و مرحبا ۔

حیات صافی

مخدوم الملۃ حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی پاک لائف لکہنے کے لیئے مین مٹیریل بہم پہونچا رہا ہون اسلیئے اگر کسی صاحب کے پاس مولوی صاحب کا کوئی خط (خواہ کیسا ہی ہو) کوئی مضمون جو چہپا نہ ہو ۔ کوئی نظم یا اور تحریر ہو تو مجہے اسکی نقل صحیح بہجوا دین ۔ اور یا آپ کی لائف کے واقعات مین سے کسی واقعہ کا علم ہو تو وہ بہی لکہہ بہیجین علاوہ برین اگر کسی اخبار مین صاحب موصوف کے متعلق کوئی مضمون خواہ مخالف ہو یا موافق چہپا ہو تو ایسا اخبار ہی مجہے بہیجدیا جاوے یا اسکی صحیح نقل مع تاریخ نمبر و صفحہ اخبار ۔ مین اگر زندہ رہا اور اللہ تعالے نے توفیق دی تو انشاء اللہ العزیز جنوری مین اسکام کو شروع کرونگا ۔ ایڈیٹر الحکم

حضرت امام الزمان کی ڈائری

۲۹ - نومبر ۱۹۰۵ء قبل ظہر

مدرسہ سے کیا غرض ہے؟ فرمایا ہماری غرض مدرسہ کے اجراء سے محض یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جاوے۔ مروجہ تعلیم کو اسلئے ساتھ رکھا ہے کہ یہہ علوم خادم دین ہوں۔ ہماری یہ غرض نہیں کہ ایف۔اے یا بی۔اے پاس کرکے دنیا کی تلاش میں مارے مارے پھریں ہمارے پیش نظر تو یہ امر ہے کہ ایسے لوگ خدمت دین کے لئے زندگی بسر کریں اور اسی لئے مدرسہ کو ضروری سمجھتا ہوں کہ شاید دینی خدمت کے لئے کام آسکے۔

مشکل یہہ ہے کہ جسکو ذرا بھی استعداد ہو جاوے وہ دنیا کیطرف جھک جاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں ایسے لوگ پیدا ہوں جیسے مولوی محمد علی صاحب کام کر رہے ہیں۔ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں اب وہ اکیلے ہیں۔ کوئی انکا ہاتھ بٹانے والا یا قایم مقام نظر نہیں آتا۔

سلسلے کے تعلیم یافتہ غور کریں میں دیکھتا ہوں کہ آریوں کی یہ حالت ہے کہ ایکطرف تو وہ ذرہ ذرہ کو خدا بنا رہے ہیں اور اسطرح پر اللہ تعالےٰ کی معرفت سے بے نصیب اور حقوق کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اور حقوق العباد کی طرف سے ایسے اندھے ہیں کہ **نیوگ** جیسے مسئلہ کو مانتے ہیں۔ باوجود ایسا مذہب رکھنے کے پھر انمیں اسکی حمایت کے لئے اسقدر **جوش** ہے کہ بہت سے تعلیم یافتہ اپنی زندگیاں مذہب کی خاطر **وقف** کر دیتے ہیں۔

اور یہاں یہ حال ہے کہ جو مدرسہ سے نکلتا ہے اسکو دنیوی امور کیطرف ہی توجہ ہو جاتی ہے۔ جہانتک ہوسکے یہی آرزو ہے کہ کوئی دینی خدمت ہو جاوے۔ رات پھر دہی الہام ہوا جو پہلے ہی ہو چکا ہے۔

تازہ الہام

۱۔ بہت تہوڑے دن رہ گئے ہیں

۲۔ **قل میعاد ربک**

۳۔ اسدن سب پر اداسی چہا جائے گی۔

۴۔ **قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔**

ان الہامات پر غور کرکے میں یہی سمجہتا ہوں کہ وہ زمانہ بہت ہی قریب ہے۔ پہلے بھی یہ الہام ہوا تھا۔ اس وقت اسکے ساتھہ ایک رؤیا بھی تھی کہ ایک شخص نے مجہے کنوئیں کی ایک کوری ٹنڈ میں ٹھنڈا پانی دیا پانی بڑا ہی مصفا اور مقطر تھا۔ مگر وہ تہوڑا سا تھا اور اس کے ساتھہ الہام ہوا تہا۔

آب زندگی

غرض

زندگی کا زمانہ خواہ کتنا ہی لمبا ہو پھر بھی تھوڑا ہی ہے۔

قبل عصر

۳۰۔ نومبر ۱۹۰۵ء کی صبح کو جناب سیٹھہ عبد الرحمان صاحب مدراسی واپس وطن کو جانے والے تھے۔ اسلئے حضرت اقدس سیٹھہ صاحب کی ملاقات کیواسطے **مہمان خانہ جدید** میں جہاں سیٹھہ صاحب اور دوسرے احباب فروکش تھے تشریف لائے اور سیٹھہ صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا رات مجھے یہ الہام ہوا ہے۔ (وہی الہام جو اوپر درج ہو چکے ہیں سنائے)

الہام سنانے کے بعد فرمایا **ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا** سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی رسوا کرنیوالا ذکر باقی نہ چھوڑیں گے یہہ بڑا مبشر الہام ہے یعنے تیرے آنے کی جو **علت غائی** ہے اسکو ہم پورا کردیں گے۔ کسی مامور ومرسل کے لئے رسوا کرنے والا ذکر یہی ہوسکتا ہے۔ کہ وہ اپنے مقاصد واغراض میں ناکامیاب ہو۔ سو اللہ تعالےٰ نے بشارت دی ہے کہ تیرے آنے کی جو غرض اور مقصد ہے اسکو ہم پورا کردیں گے۔

مگر یہ سنت اللہ ہے کہ جسقدر مامور دنیا میں آتے ہیں یہ ضروری نہیں سمجہا جاتا کہ ان کے ہی زمانہ میں پوری تکمیل ہو جاوے بلکہ بہت سے امور ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے متبعین کے ہاتہوں سے پورے ہوتے ہیں اور ان کے ہی ہاتہہ پر وہ تکمیل سمجہی جاتی ہے۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد رسالت میں مکہ مدینہ اور بعض نواح تک اسلام تہا۔ لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضؓ کے زمانہ میں اسلام کا دائرہ بہت وسیع ہو گیا۔ اور بہت سے امور کی تکمیل صحابہ کے ہاتہہ پر ہوئی جو درحقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی کامیابی اور آپ کے دست مبارک پر ہی تکمیل تہی۔ اسکے بعد بنو امیہ اور دوسرے سلاطین کے ذریعہ ان ترقیوں میں اور ترقی ہوئی۔ اور **محمود غزنوی** نے بہی ان میں حصہ لیا۔ اور یہ سلاطین ہند جو سات سو برس تک حکمران رہے کسی حد تک ان کو بہی حصہ ملا۔ انہوں نے ایسی ایسی جگہ مساجد تعمیر کرائیں جو ہندوؤں کے مرکز تہے۔ غرض یہ سنت اللہ ہے کہ جو مامور ہو کر آتا ہے ضروری نہیں کہ سب مقاصد اسکے وقت ہی میں مکمل ہوں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑہ کر اور کون ہو سکتا ہے! آپ نے فرمایا کہ قیصر وکسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں مجھے دی گئی ہیں لیکن وہ کنجیاں آپ کے بعد حضرت عمر رضؓ کو دی گئیں۔ یہہ کہنا کہ وہ آپ کو نہیں ملیں غلط ہے۔ کیونکہ اس بات کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ متبعین کے فتوحات اور کامیابیاں بہی دراصل متبوع ہی کی فتوحات ہوتی ہیں۔

اس دن سب پر اداسی چہا جائیگی۔ اسکے متعلق فرمایا کہ یہ بالکل سچ ہے جب اللہ تعالےٰ کا کوئی مامور دنیا سے اٹہتا ہے تو ہر چیز پر ایک اداسی چہا جاتی ہے۔ خصوصًا ان لوگوں پر جو اس کے ساتہہ تعلق رکھتے ہیں۔ انسان کی عادت میں یہ بات داخل ہے کہ وہ ہر بات کو قبل از وقت سمجہتا ہے اسلئے جب اسکی کوئی محبوب چیز جاتی رہے تو پہر ضرور غمگین ہوتا ہے یہ ایک فطرتی تقاضا ہے۔ صحابہ کیحالت کا کون اندازہ کرسکتا ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت تہی۔ انکو تو قریبًا ایک قسم کا جنون ہو گیا تہا۔ اس غم میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں انپر آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تو وہ جوش آیا کہ انہوں نے تلوار ہی نکال لی کہ جو شخص کہے گا کہ آپؐ وفات پا گئے ہیں میں اسے قتل کردونگا گویا وہ یہہ لفظ ہی سننا نہ چاہتے تہے پہر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے **خطبہ** پڑہا۔ اور آیت **ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل** پڑہی تو انکا جوش فرو ہوا۔ یہہ آیت دراصل ایک جنگ میں نازل ہوئی تہی جبکہ شیطان کیطرف سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی آواز دی گئی۔ مگر اسوقت جب حضرت ابو بکرؓ نے اس آیت کو پڑہا تو صحابہ سمجہتے تہے کہ گویا آیت ابہی اتری ہے۔

فرمایا ایسے امور میں حیرت اور سنگتگی ایک لازمی امر ہوتا ہے یہہ اختیاری بات نہیں کہ نہو۔ میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ جو قبل از وقت ان امور کو بار بار ظاہر کرتا ہے اس میں سر یہ ہے کہ تا جماعت کی تسلی اور اطمینان کا موجب ہو۔

ہم یہہ ایمان رکہتے ہیں کہ دو عالم ہیں جو **یقینی الوجود** ہیں ایک تو یہی عالم جس میں ہم اب ہیں اور زندگی بسر کر رہے ہیں دوسرا وہ ہے جس میں مرنے کے بعد ہم داخل ہوتے ہیں چونکہ انسان کو اسکا وسیع علم نہیں ہوتا اسلئے اسے وہمی سمجہتا اور اس سے کراہت کرتا ہے اسکی وجہ اس کے اور کچہہ نہیں کہ اسکی خبر نہیں اور عالم میں چونکہ رہتا ہے اور اسکی خبر اور اطلاع ہے اسلئے اس سے محبت کرتا ہے۔ اور اسی میں رہنا چاہتا ہے اگر اس عالم پر پورا یقین ہو جاوے تو اس عالم میں چلا جانے کا کوئی غم اسکو نہو اور ایسی صورت میں یہ عالم تو اسی قدر ہے کہ جیسے **مسافر** کسی جگہ کو کوچ کرنے کی طیاری کرے تو زادراہ کا بندوبست کر لیتا ہے۔ اسی قدر یہہ عالم ہے کہ اس عالم کے سفر کے لئے زادراہ کا بندوبست کرے۔ اور نہ اس سے زیادہ شریعت حکم دیتی ہے۔ اگر یہ عالم ہمیشہ کے لئے ہوتا تو آدم سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک جسقدر انبیا ورسل اس دنیا میں گذرے ہیں۔ انکے ہمیشہ یہاں رہنے کی بہت بڑی ضرورت تہی۔ اور اسکو اللہ تعالےٰ سے زیادہ کون سمجہہ سکتا ہے! مگر دیکھہ لو اللہ تعالےٰ نے جب تک انکے لئے اس عالم میں رہنا پسند کیا وہ یہاں رہے۔ اور آخر اپنا کام کرکے اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ خواہ دوسروں کے نزدیک انکی وہ رخصت قبل از وقت ہی سمجہی گئی ہو۔ اوروں کا ذکر چہوڑ کہ بنی اسرائیل میں بہیجے ہوئے رسولوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک بڑے اولوالعزم رسول تہے اور اللہ تعالےٰ نے ان سے بڑے بڑے وعدے فرمائے منجملہ ان کے **ارض مقدس** میں داخل ہونے کا وعدہ تہا مگر اس **ارض مقدس** کے راستہ ہی میں انکو موت آگئی اور وہ اس وعدہ کی زمین میں داخل نہو سکے۔ پہر خدا تعالےٰ نے انکے بعد یشوع بن نون کو برگزیدہ کیا اور وہ اس زمین میں داخل ہوا۔ غرض یہہ ایک قسم کے اسرار ہوتے ہیں جنکو ہر شخص نہیں سمجہہ سکتا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو رو رو کر دعائیں کرتے تہے اسکے یہ معنے نہیں کہ وہ موت سے ڈرتے تہے یا اس زندگی سے پیار کرتے تہے بلکہ ان کو ناکامی کا اندیشہ تہا کہ ایسا نہو میں ناکام دنیا سے اٹہوں۔ آخر اللہ تعالےٰ نے انکی دعاؤں کو سنا مگر یہ نہیں کہ وہ موت کا پیالہ ان سے ٹل گیا اپنے وقت پر انہوں نے پیا اور رخصت ہوئے۔

فرمایا ہم تو اللہ تعالےٰ کی رضا کو **مقدم** کرتے ہیں اور ہم یقین کرتے ہیں کہ جو کچہہ وہ کرتا ہے بہتر کرتا ہے یہہ مت خیال کرو کہ اللہ تعالےٰ کے کاروبار میں جنکا اسنے ارادہ کیا ہوتا ہے کسی قسم کا فرق آجاتا ہے ایسا تو وہم کرنا بہی سخت گناہ ہے نہیں بلکہ وہ کاروبار جسطرح پر وہ چاہتا ہے بدستور چلتا ہے اور جسطرح اللہ تعالےٰ چاہتا ہے اسے چلاتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ابہی میں نے ذکر کیا ہے کہ وہ راستہ ہی میں فوت ہو گئے قوم چالیس دن تک ماتم کرتی رہی مگر خدا تعالےٰ نے وہی کام یشوع بن نون سے لیا۔ اور پہر

نوٹ:۔ آج دس بجے سیٹھہ صاحب روانہ ہوئے۔ احباب نے دعاؤں کے ساتہہ رخصت کیا۔ بسلامت روی وباز آئی (آمین)

چہوٹے چہوٹے اور نبی آتے رہے یہانتک کہ مسیح ابن مریم آگیا - اور اس سلسلہ میں جو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے شروع کیا تہا کوئی فرق نہ آیا -

پس یہہ کبہی نہیں سمجہنا چاہئیے کہ خدا تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں کوئی فرق آجاتا ہے یہہ ایک دہوکا لگتا ہے اور بت پرستی تک نوبت پہونچ جاتی ہے اگر یہہ خیال کیا جاوے کہ ایک شخص کے وجود کے بغیر کام نہیں چل سکتا - **مین تو اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور طرف نظر اٹہانا کبہی پسند نہیں کرتا -**

فرمایا میرے ایک چچا صاحب فوت ہو گئے تہے عرصہ ہوا - مینؑ ایک مرتبہ اون کو عالم رؤیا مین دیکہا - اور ان سے اس عالم کے حالات پوچہے کہ کس طرح انسان فوت ہوتا ہے اور کیا ہوتا ہے انہون نے کہا کہ اسوقت عجیب نظارہ ہوتا ہے جب انسان کا آخری وقت قریب آتا ہے تو دو فرشتے جو سفید پوش ہوتے ہین سامنے آتے ہین اور وہ کہتے آتے ہین **مولالبس مولالبس** -

(فرمایا حقیقت مین ایسی حالت مین جب کوئی مفید وجود درمیان سے نکل جاتا ہے یہی لفظ **مولالبس** موزون ہوتا ہے)

اور پہر وہ قریب آکر دونو انگلیان ناک کے آگے رکہدیتے ہین

اے روح جس راہ سے آئی تہی اسی راہ سے واپس نکل آ!

فرمایا طبی امور سے ثابت ہوتا ہے کہ ناک کی راہ سے روح داخل ہوتی ہے اسی راہ سے معلوم ہوا نکلتی ہے -

توریت سے بہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ نتہنون کے ذریعہ زندگی کی روح پہونکی گئی -

وہ عالم عجیب اسرار کا عالم ہے جسکو اس زندگی مین انسان پورے طور پر سمجہہ ہی نہیں سکتا -

---

فرمایا اگر دن تہوڑے ہی ہون اور اللہ تعالےٰ کی رضا مین بسر ہون تو غنیمت ہین - حضرت عیسےٰ علیہ السلام جس ملک مین رہے تہے وہان کی زندگی صرف ساڑہے تین سال کی ہی رسالت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ رسالت ۲۳ سال تہا مگر مین جانتا ہون کہ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خوش قسمتی ثابت ہوتی ہے اور کوئی دوسرا اس مین شریک نہیں - امور رسالت مین یہہ کامیابی اور سعادت کسی اور کو نہیں ملی - آپ کی آمد کا وہ وقت تہا جسکو اللہ تعالےٰ نے خود ظہر الفساد فی البر والبحر سے بیان کیا ہے یعنے نہ خشکی مین امن تہا نہ تری مین مراد اس سے یہ ہے کہ اہل کتاب اور غیر اہل کتاب سب بگڑ چکے تہے اور قسم قسم کے فساد اور خرابیان ان مین پہیلی ہوئی تہین گویا زمانہ کی حالت بالطبع تقاضا کرتی تہی کہ اسوقت ایک زبردست **ہادی اور مصلح** پیدا ہو - ایسی حالت مین اللہ تعالےٰ نے آپ کو **مبعوث فرمایا** - اور پہر آپ ایسے وقت دنیا سے رخصت ہوئے جب آپکو یہہ آواز آگئی - **الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا** - یہ آواز کسی اور نبی اور رسول کو نہیں آئی - کہتے ہین جب یہ آیت اُتری اور پڑہی گئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس آیت کو سنکر رو پڑے - ایک صحابی نے کہا کہ اے بڈہے آدمی تجہے کیا ہو گیا آج تو خوشی کا دن ہے تو کیون رو پڑا - حضرت ابو بکر رضؓ نے جواب دیا کہ تو نہیں جانتا مجہے اس آیت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کی بُو آتی ہے - حضرت ابو بکر رضؓ کی فراست بہت تیز تہی انہون نے سمجہہ لیا کہ جب کام ہو چکا تو پہر یہان کیا کام - قاعدہ کی بات ہے کہ جب کوئی بندوبست کا افسر کسی ضلع کا بندوبست کرنے کو بہیجا جاتا ہے وہ اوسوقت تک وہان رہتا ہے جب تک وہ کام ختم نہ ہو لے جب کام ختم ہو جاتا ہے تو پہر کسی اور جگہ بہیجا جاتا ہے - اسی طرح پر مرسلین کے متعلق بہی **سنت** ہے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جب یہہ امر دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا ابو بکر سچ کہتا ہے - اور پہر یہہ بہی فرمایا **اگر مین کسی کو دنیا مین دوست رکہتا تو ابو بکرؓ کو**

یہہ جملہ بہی قابل تشریح ہے حضرت ابو بکر رضؓ کو آپ دوست تو کہتے تہے پہر اسکا کیا مطلب؟ بات اصل مین یہ ہے کہ **خلت** اور دوستی تو وہ ہوتی ہے جو رگ و ریشہ مین دہنس جاوے وہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کا خاصہ اور اسی کے لئے مخصوص ہے دوسرون کے ساتہہ محض **اخوت** اور دوری ہے **خلت** کا مفہوم ہی یہی ہے کہ اندر دہنس جاوے جیسے یوسفؑ زلیخا کے اندر گیا تہا - پس یہی معنے آنحضرت صلے اللہ علیہ کے اس پاک فقرہ کے ہین کہ اللہ تعالےٰ کی محبت مین تو کوئی شریک نہیں دنیا مین اگر کسی کو دوست رکہتا تو ابو بکر کو رکہتا -

یہہ ایسی ہی ہے جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر کسی کو بیٹا بناتا تو ایک مقرب کو بنالیتا - ایک مفسر لکہتا ہے عرب سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہین جنکو مقام لدنی حاصل ہے - غرض یہہ امور تکمیل کے لئے ضروری ہین جنکو ہر شخص سمجہہ نہیں سکتا -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ہزارون آدمی مرتد ہو گئے حالانکہ آپ کے زمانہ مین تکمیل شریعت ہو چکی تہی - یہانتک اس ارتداد کی نوبت پہونچی کہ صرف دو مسجدین رہ گئین جن مین نماز پڑہی جاتی تہی باقی کسی مسجد مین نماز ہی نہیں پڑہی جاتی تہی - یہہ وہی لوگ تہے جنکو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے **لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا** مگر اللہ تعالےٰ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ دوبارہ اسلام کو قائم کیا اور وہ آدم ثانی ہوئے -

میرے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بہت بڑا احسان اس امت پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ہے کیونکہ انکے زمانہ مین چار جہوٹے پیغمبر ہو گئے مسیلمہ کے ساتہہ ایک لاکہہ آدمی ہو گئے تہے اور انکا نبی انکے درمیان سے اُٹہہ گیا تہا مگر ایسی مشکلات پر بہی اسلام اپنے مرکز پر قائم ہو گیا -

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تو بات بنی بنائی ملی تہی پہر وہ اسکو پہیلاتے گئے یہان تک کہ نواح عرب سے اسلام نکل کر شام و روم تک جا پہونچا اور یہہ ممالک مسلمانون کے قبضے مین آگئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ والی مصیبت کسی نے نہیں دیکہی تہی نہ حضرت عمر رضؓ نے نہ حضرت عثمان رضؓ نے اور نہ حضرت علی رضؓ نے -

حضرت عائیشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور میرا باپ خلیفہ ہُوا - اور لوگ مرتد ہو گئے تو میرے باپ پر اسقدر غم پڑا کہ اگر پہاڑ پر وہ غم پڑتا تو وہ زمین کے برابر ہو جاتا - ایسی حالت مین حضرت ابو بکر رضؓ کا مقابلہ ہم کس سے کرین - اصل مشکلات اور مصائب کا زمانہ وہی تہا جس مین اللہ تعالےٰ نے انہیں کامیاب کیا - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت کوئی فتنہ باقی نہ تہا اور حضرت عثمان رضؓ کو تو مین حضرت سلیمانؑ سے تشبیہ دیتا ہون ان کو بہی عمارات کا بڑا شوق تہا حضرت علی رضؓ کے وقت مین اندرونی فتنے ضرور تہے ایک طرف معاویہ تہے اور دوسری طرف علی رضؓ اور ان فتنون کے باعث مسلمانون کے خوب خون بہے ۲۰ سال کے اندر اسلام کے لئے کوئی کارروائی نہیں ہوئی - اسلام کے لئے تو عثمان رضؓ تک ہی ساری کارروائیان ختم ہو گئین پہر تو خانہ جنگی شروع ہو گئی - حضرت **حسن** رضؓ نے میری دانست مین بہت اچہا کام کیا کہ خلافت سے الگ ہو گئے پہلے ہی ہزارہا خون ہو چکے تہے انہون نے پسند نہ کیا کہ اور خون ہون اسلئے معاویہ سے گزارہ لے لیا چونکہ حضرت حسن رضؓ کے اس فعل سے شیعہ پر زد ہوتی ہے اسلئے امام حسن رضؓ پر پورے راضی نہیں ہوئے - ہم تو دونون کے ثنا خوان ہین - اصلی بات یہ ہے کہ ہر شخص کے جُدا جُدا قویٰ معلوم ہوتے ہین حضرت امام حسن نے پسند نہ کیا کہ مسلمانون مین خانہ جنگی بڑہے اور خون ہون - انہون نے امن پسندی کو مد نظر رکہا - اور حضرت امام حسین رضؓ نے پسند نہ کیا کہ فاسق فاجر کے ہاتہہ پر بیعت کرون کیونکہ اس سے دین مین خرابی ہوتی ہے - دونون کی نیت نیک تہی -

انما الاعمال بالنیات -

یہہ الگ امر ہے کہ یزید کے ہاتہہ سے بہی اسلامی ترقی ہوئی یہہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے وہ چاہے تو فاسق کے ہاتہہ سے بہی ترقی ہو جاتی ہے - یزید کا بیٹا نیک بخت تہا - اصل یہی ہے کہ ہر شخص اپنے قویٰ کے موافق کام کرتا ہے **قل کل یعمل علیٰ شاکلتہ**

بعض لوگ دنیاداری مین بڑے کامل ہوتے ہین - بعض سادہ ہوتے ہین - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ دیکہا کہ لوگ کہجور کو پیوند کر رہے ہین یہہ پیوند نر کا مادہ کو ہوتا ہے آپ نے ان کو منع کیا - انہون نے نہ لگایا اس سال کہجورین نہ لگین تو آپنے فرمایا **انتم اعلم بامور دنیاکم** یعنے تم اپنے دنیوی معاملات کو بہت جانتے ہو -

انبیاء علیہم السلام باوجود اسکے کہ بڑے قویٰ الحوصلہ اور صاحب ہمت لوگ ہوتے ہین لیکن اگر انہیں قلبہ رانی کے لئے کہا جاوے تو انہیں کب توفیق ہو سکتی ہے؟ اسلئے کہ وہ اس غرض کے لئے بنائے ہی نہیں جاتے - جس مقصد اور غرض کے لئے وہ آتے ہین اور اس راہ مین جو تکالیف اور مصائب انہیں اُٹہانے پڑتے ہین کوئی دوسرا شخص دنیا کا خواہ وہ کیسا ہی بہادر اور تنومند کیون نہ ہو وہ ان مشکلات کو ہرگز ہرگز برداشت نہیں کر سکتا مگر اللہ تعالےٰ انبیاء علیہم السلام کو کچہہ ایسا دل اور حوصلہ عطا کرتا ہے - کہ وہ بڑی **جرأت** اور **دلیری** کے ساتہہ انکو برداشت کرتے ہین -

خود انسان کو دیکہو کہ باوجودیکہ بڑا عقلمند اور عجیب عجیب ایجادین کرتا ہے مگر بئے کا سا گہونسلا نہیں بنا سکتا - اسلئے کہ اس قسم کے قویٰ اسے نہیں ملے - شہد کی مکہی شہد بناتی ہے انسان کا کیا مقدور ہے کہ اس قسم کا شہد بنا سکے وہی بوٹیان موجود ہین مگر انسان عاجز ہے ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے جُدا جُدا طاقت دی ہے - اسیطرح ایک طبقہ اناس کا وہ ہے جسکو **روحانی قوتین** دی جاتی ہین -

ایک شخص نے سوال کیا کہ زندگی مین کسی مرد سے تعلق ہو یا مرید کامل اپنے پیر سے ہو گیا وہ بہی اس سے فیض پالیتا ہے

فرمایا صوفی تو کہتے ہیں کہ انسان مرنے کے بعد بھی فیض پاتا ہے بلکہ وہ کہتے ہیں کہ زندگی میں ایک دائرہ کے اندر محدود ہوتا ہے اور مرنے کے بعد وہ دائرہ وسیع ہو جاتا ہے اس کے سب قائل ہیں۔

چنانچہ یہانتک بھی مانا ہے کہ حضرت عیسےٰ جب آسمان سے آئینگے تو چونکہ وہ علوم عربیہ سے ناواقف ہونگے کیا کرینگے؟ بعض کہتے ہیں کہ وہ علوم عربیہ پڑھیں گے۔ اور حدیث اور فقہ بھی پڑھیں گے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہہ امر تو ان کے لئے موجب عار ہے کہ وہ کسی کے شاگرد ہوں اسلئے مانا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر میں بیٹھیں گے اور وہاں بیٹھ کر استفاضہ کریں گے۔ مگر اصل میں یہہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ مگر اس سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ انکا عقیدہ ہے کہ قبور سے استفاضہ ہو سکتا ہے لیکن یہہ یاد رہے کہ یہہ امر بطریق شرک نہ ہو جیسا کہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔

فرمایا۔ ہماری نصیحت یہی ہے کہ ہر شخص گور کے کنارے بیٹھا ہے یہہ الگ امر ہے کہ اللہ تعالےٰ کسی کو اطلاع دیدے۔ اور کسی کو اچانک موت آجاوے۔ مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ یہہ گھر ہے بے بنیاد۔ بہت سے لوگ دیکھے ہیں کہ انہوں نے اپنے ہاتھہ سے اپنے گھر کے سارے آدمیوں کو مٹی میں دبایا اور اولادوں کو دفن کیا مگر کچھہ ایسے سخت دل ہوتے ہیں کہ وہ موت اپنا اثر نہیں کرتی۔ اور **تبدیلی** انمیں نہیں پائی جاتی۔ یہہ بدقسمتی ہے۔ یہہ تماشا سلاطین کے ہاں بہت دیکھا جاتا ہے۔ لاکھوں لاکھہ خون ہو جاتے ہیں اور انپر کوئی اثر نہیں مساکین سے مال لیتے ہیں اور خود عیش کرتے ہیں بڑی بھاری غفلت کا نمونہ انکے ہاں دیکھا جاتا ہے۔

سفرنامہ دہلی

(ایڈیٹر الحکم کا لکھا ہوا۔)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

بٹالہ سٹیشن حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور احباب نے دوپہر کا کھانا یہاں ہی کھایا۔ اور ظہر اور عصر کی نماز سفر کی وجہ سے جمع کر کے پڑھی گئی۔ حضرت اقدس کا عموماً معمول دیکھا گیا ہے کہ جب آپ سفر میں جاتے ہیں تو نماز قصر کرتے ہیں اور ظہر عصر کی نماز ضرور تاً جمع کر لیتے ہیں۔ اس سفر میں چونکہ فاضل امروہی ساتھہ تھے اسلئے وہی امام نماز تھے۔

نماز سے فارغ ہو کر خاکسار ایڈیٹر نے آپ کی ریزرو گاڑی میں اسباب وغیرہ رکھوایا۔ اور آپ کو سوار کرا دیا۔ یہہ گاڑی حضور کی بالکل الگ تھی۔

پردہ پر ایک نظر مجھے متعدد مرتبہ اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسی صورتوں میں دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے جبکہ آپ سفر میں ہوں اور حضرت ام المومنین علیہا السلام آپ کے ہمراہ ہوں۔

آپ ایسے موقع پر عام دنیاداروں کی طرح کبھی ایسا پسند اور گوارا نہیں فرماتے کہ آپ تو آگے آگے ہوں اور مستورات پیچھے ایک اچھے خاصہ فاصلہ سے ہوں۔ یہہ نظارہ ہم لوگ آئے دن سٹیشنوں پر دیکھتے ہیں کہ اس کو وضع داری کے خلاف سمجھا جاتا ہے کہ مستورات کے ساتھہ ساتھہ چلیں مگر حضرت حجۃ اللہ جو ہر معاملہ میں ایک اسوہ اور نمونہ ہیں اور جنہوں نے آکر دنیا میں **عورت ذات** کی کھوئی ہوئی عزت کو پھر قایم کیا ہے اور **خیرکم خیرکم لاھلہ** پر پورا عمل کر کے دکھایا ہے سفر میں کبھی ایسی باتوں کی پروا نہیں کرتے بلکہ ایک **مستعد ہوشیار** انسان کی طرح (جو انبیاء علیہم السلام کا خاصہ ہے) سفر کرتے ہیں۔ آپ حضرت ام المومنین علیہا السلام کے بالکل ساتھہ ساتھہ چلتے ہیں اور سب بچوں اور مستورات کو خوب احتیاط کے ساتھہ گاڑی میں سوار کرا چکنے کے بعد خود سوار ہوئے۔

سٹیشن بٹالہ پر بیعت یہہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ میاں امام بخش سپاہی سکنہ چکوال ۱۰ بجے والی گاڑی میں اپنی اہلیہ سمیت قادیان جانے کے واسطے سٹیشن بٹالہ پر اترا تھا لیکن جب اس نے دہلی جانے والے قافلہ کو دیکھا اور معلوم کیا کہ حضرت اقدس تشریف لا رہے ہیں تو وہیں ٹھہر گیا آخر سٹیشن پر ہی حضرت اقدس سے اسکی اہلیہ نے بیعت کی اور وہ بھی اسی گاڑی میں جس میں حضرت اقدس دہلی جانے والے تھے امرتسر تک واپس ہوا۔

بٹالہ سے امرتسر بٹالہ سے گاڑی ایک بجکر ۳۰ منٹ گذرے روانہ ہوئی۔ راستہ میں کوئی ایسا امر قابل ذکر نہیں روانگی سے پہلے دہلی روانگی کا تار دیدیا گیا۔

امرتسر ریلوی سٹیشن حضرت اقدس کی روانگی محض پرائیوٹ تھی اور آپ نے منع کر دیا تھا کہ کسی خادم کو اطلاع نہ دی جاوے اسکی وجہ یہ تھی کہ چونکہ روانگی یقینی نہ تھی۔ اور کئی مرتبہ ارادے ہو ہو کر فسخ ہو چکے تھے اور ایک مرتبہ اطلاع دینے کی وجہ سے **پھگواڑہ پھلور لودہانہ** کے سٹیشنوں پر کئی کئی دن تک خدام حاضر رہے اور آخر انتظار کے بعد بنگہ ضلع جالندھر کی جماعت قادیان ہی آ پہونچی۔ اگرچہ وہ لوگ بڑے خوش اور اپنے آپ کو بیدار بخت سمجھتے تھے کہ اس تقریب پر ہی حضرت اقدس کی زیارت کا موقع مل گیا۔ مگر حضرت اقدس انکی تکلیف کو بہت محسوس کرتے تھے۔ اس بنا پر فرمایا کہ بہتر ہے کسی جگہ اطلاع نہ دیجاوے۔ یہی وجہ تھی جو امرتسر بھی اطلاع نہ کی گئی۔

یہاں گاڑی کو قریب ۵ گھنٹہ ٹھہرنا تھا۔ ابھی تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی۔ کہ کپورتھلہ کی جماعت (جو اپنے اخلاص کا ایک خاص نمونہ ہے) میں سے منشی ظفر احمد صاحب اور منشی اروڑا صاحب اور ڈاکٹر فیض قادر صاحب تشریف لے آئے۔ ہر چند ہر شخص کا اخلاص اس کے اپنے دل میں ہے اور اللہ تعالےٰ ہی اسے بہتر جانتا ہے مگر منشی **اروڑا** صاحب کی زندگی میں میں نے یہ عجیب بات دیکھی ہے۔ کہ کوئی سفر ہو کوئی تقریب ہو وہ علی العموم حاضر ہو جایا کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انکو جزائے خیر دے۔ اور دوسرے احباب کو اس کی توفیق۔ اس سفر دہلی میں دہلی تو نہیں مگر لودہانہ ہی منشی صاحب موصوف پہونچ گئے تھے اور جن سفروں میں مجھے حضرت اقدس کے ہمراہ جانا پڑا ہے میں نے عموماً انکو دیکھا ہے۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا جماعت کپورتھلہ کے مندرجہ بالا احباب نے اکتیاز حاصل کیا اور انمیں سے ڈاکٹر فیض قادر صاحب شہر کو چلے گئے۔ اور ڈاکٹر عباد اللہ صاحب مخبر ہوئے۔ وہ دوڑے ہوئے سٹیشن پر پہونچے اور احباب کو بھی حتی المقدور

جماعت امرتسر اطلاع دی۔ مگر انہیں اس امر کا نہایت افسوس تھا کہ کیوں قبل از وقت انہیں اطلاع نہ ملی۔ آخر انہوں نے حضرت حجۃ اللہ کے حضور شام کی دعوت کے لئے جماعت امرتسر کیطرف سے عرض کیا اجازت ہونے پر وہ شہر میں واپس آئے۔ بڑی سرعت اور عجلت کے ساتھہ مغرب کی نماز ہوتے ہوتے وہ مکلف کھانا طیار کر کے لے آئے۔ جماعت امرتسر کے اکثر احباب جنکو خبر ہو چکی تھی ڈاکٹر صاحب کے جانے کے بعد حصول نیاز کی خاطر حاضر ہوئے بلکہ انمیں سے حضرت اقدس اور احباب سے ملکر بہت خوش ہو رہا تھا۔ وہاں اسے قبل از وقت اطلاع نہ ہونے کا سخت افسوس ہو رہا تھا۔

جماعت لاہور کے ممبر کپورتھلہ کی جماعت کے کچھہ عرصہ بعد لاہور سے حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور ماسٹر غلام محمد صاحب اور برخوردار محمد یوسف پسر حکیم محمد حسین صاحب قریشی بھی آ حاضر ہوئے۔ میں ان لاہور کے مخلصوں کا ذکر بھی خصوصیت سے کرنا چاہتا ہوں۔ لاہور میں آنے یہہ دو ہزرگ قادیان حاضر ہو [illegible] حضرت اقدس کے سفر میں حتی الوسع ساتھہ [illegible] ڈاکٹر حکیم **نور محمد** صاحب بھی انہی باتوں میں [illegible] ہیں اس موقع پر وہ کبھی پیچھے نہ رہتے اگر [illegible] وہ بیمار نہ ہوتے۔ بہر حال لاہور کے ان مخلص احباب کو بھی اس اسوہ سے فائدہ اٹھانا چاہئے [illegible]

امرتسر سٹیشن حضرت اقدس [illegible] اتر کر پلیٹ فارم کے ایک ایسے حصہ پر جہاں مسافروں کی آمد و رفت نہ تھی بیچ درختوں کے نیچے تشریف فرما ہو گئے۔ [illegible] مستورات ایک طرف بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضرت اقدس خدام میں بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک حضرت صاحبزادہ مبارک احمد سلمہ اللہ الاحد کی طبیعت ناساز ہو گئی۔ اگرچہ کچھہ ضروری نہ تھا کہ میں یہاں اس تذکرہ کو لکھتا لیکن میں اس سے آپ کی پاکیزہ سیرت کا ایک حصہ

آپکا خارق عادت مستعد کمال [illegible] ہوں۔ اسلئے میں اسکو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ یہہ ہے کہ آپ کی ہمدردی اور مستعدی اور ہمت کو دکھاؤں۔ انبیاء علیہم السلام کا خاصہ ہوتا ہے کہ وہ **سستی اور کاہلی** کو نزدیک نہیں آنے دیتے اور ان کی فطرت میں نوع انسان کے لئے غیر معمولی اور خارق العادت ہمدردی ہوتی ہے ممکن ہے کوئی شخص یہہ کہے کہ اپنے بچہ کی وجہ سے مرزا صاحب نے ہمدردی اور مستعدی دکھائی ہوگا۔ مگر انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہر شخص کے لئے ایسا ہی **درد** اور چستی آپ میں ایسے موقعوں پر پائی گئی ہے اور خود راقم مضمون نے پٹھان کوٹ کے مقام پر ۱۸۹۹ء میں بندگان عالی کی شفقت کا وہ نمونہ دیکھہ چکا ہے کہ بغیر انبیاء علیہم السلام کے دوسروں میں مل ہی نہیں سکتا۔ غرض آپ نے نبض دیکھی اور معلوم ہوا کہ معدہ میں ثقل اور حرارت بڑھ رہی ہے فوراً آپ کوئی چار سو قدم کے فاصلہ پر جہاں آپ کی گاڑی کھڑی تھی تشریف لے گئے یہہ عاجز بھی ہمراہ تھا اور ایک بڑا صندوقی تحفہ کے نیچے سے نکالا اس میں سے کوئی دوائی نکالی اور صاحبزادہ صاحب کو دی۔ اور بعض ادویات ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے مشورہ سے بازار سے منگوا کر دی گئیں۔ خدا نے اپنا فضل کیا اور صاحبزادہ صاحب کی حالت درست ہو گئی والحمد للہ علےٰ ذالک

لا تطیش للمنایا سہامہا جماعت امرتسر کے آجانے پر باتوں ہی باتوں میں حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب [illegible]

کا تذکرہ آگیا - فرمایا " بڑے ہی مخلص اور قابل قدر انسان تھے مگر اللہ تعالےٰ کی یہی مرضی تھی اگرچہ بشریت کے لحاظ سے صدمہ ہوتا ہے - مگر ہم اللہ تعالےٰ کی رضا پر خوش ہیں - اسنے ہماری تسلی کے لئے پہلے سے ہی بتا دیا تھا کہ اب مولوی صاحب ہم سے الگ ہونگے - چنانچہ لا تطیش المنایا سہامہا ان کی بابت الہام ہو چکا تھا اور پھر کفن میں لپیٹا گیا - اور پھر صاف طور پر ۴۷ برس کی عمر انا للہ وانا الیہ راجعون -

یہہ سب الہامات ان کی موت کی خبر دیتے تھے - لیکن ہم ان کی نسبت خیر چاہتے تھے اسلئے اپنے طور پر ان الہامات کو کسی اور مفہوم میں پورا ہونے کے خواہشمند تھے مگر اللہ تعالےٰ کی قضا و قدر وہی تھی جو صاف طور پر ان الہامات میں بتا دی گئی تھی اور آخر وہ پورے ہو گئے -

ان الہامات پر غور کرکے مجھے ایک نکتہ سمجھہ میں آیا ہے کہ جب **مرض الموت** کا وقت آجاوے تو وہ وقت دعا کا نہیں ہوتا - کیونکہ اللہ تعالےٰ اپنے ارادہ کو ظاہر کر دیتا ہے اسی طرح پر جو حالتیں مہلک بیماریوں کی ہوتی ہیں انہیں بھی نتیجہ نظر آجاتا ہے - مگر خدا تعالےٰ کی قدرت ہے کہ مولوی صاحب کے معاملہ میں ایک عجیب بات دیکھی گئی کہ ان کی اصل مرض **سرطان** جسکو انگریزی میں (کاربنکل) کہتے ہیں بالکل اچھا ہو گیا بلکہ خود انہوں نے ہاتھ پھیر کر دیکھا اور یہی کہتے تھے کہ اب میں دو چار روز میں پھرنے لگونگا - آخر ذات الجنب کیوجہ سے سخت بخار ہو گیا جو ۱۰۶ درجہ تک پہونچ گیا اور اسی عارضہ میں وفات پائی ۱۵ دن تک وہ اس بیماری میں زندہ رہے یہہ زیادت ایام بھی استجابت دعا پر دلالت کرتی ہے اور اللہ تعالےٰ نے اس مرض سے انکو آخر نجات دیدی - رہی موت اس سے تو نہ کوئی بچا ہے نہ بچ سکتا ہے - انکی بیوی نے بتایا کہ وہ کہتے تھے کہ کئی مرتبہ خدا بلانے آیا ہے مگر تاخیر ہوتی رہی -

خدا تعالیٰ کا تردد اصل بات یہہ ہے کہ یہہ وہی تردد ہے جسکا ذکر صحیح حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مجھے مومن کی جان لینے میں تردد ہوتا ہے - میں نے باوجودیکہ انکی وفات کے متعلق الہامات ہو چکے تھے - بہت دعا کی تو الہام ہؤا - تؤثرون الحیٰوۃ الدنیا پھر یہہ بھی الہام ہؤا - یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم - اس کا مطلب یہہ تھا کہ جب انتہا درجہ تک کسی کا وجود ضروری سمجھا جاتا ہے تو وہ معبود ہو جاتا ہے اور یہہ صرف خدا تعالیٰ ہی کا وجود ہے جسکا کوئی بدل نہیں کسی انسان یا اور مخلوق کے لئے ایسا نہیں کہہ سکتے -

پھر فرمایا پرسوں الہام ہوا تھا انی مع الرسول اقوم واذوم من یلوم واعطیک ما یدوم اور آج کا الہام یہ ہے تاتیک وانا معلت یہہ الہام بخیر و عافیت سفر سے واپس آنے کی خبر دیتا ہے -

جماعت بنگہ میں اوپر ذکر کر آیا ہوں کہ بنگہ کی جماعت حضرت اقدس کی روانگی کی خبر پاکر پھگواڑہ پہونچی تھی اور وہاں دو دن انتظار کر کے آخر دارالامان آپہونچی تھی - قادیان سے رخصت ہو کر وہ بنگہ کو واپس جا رہی تھی - حسن اتفاق سے اسکو دو دن امرتسر لگ گئے اور اس عرصہ میں حضرت اقدس کی روانگی دہلی کا ارادہ مصمم ہو گیا - اور امرتسر کے سٹیشن پر پھر انہیں ملاقات اور ملاقات کے ساتھہ ہی پھگواڑہ تک شمولیت کا موقع مل گیا - جزاہم اللہ احسن الجزاء -

غرض

امرتسر کی جماعت نے نہایت فراخدلی اور حوصلہ کے ساتھہ ان مسافران دہلی کی دعوت کی - مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے پڑھ لی گئی - پھر ہم مسافران دہلی گاڑی میں سوار ہو گئے تھے اور رات کے ۹ بجے گاڑی نے سٹیشن امرتسر کو **الوداع** کہا اور رات کی تاریکی تاریکی میں فراٹے بھرتی ہوئی سوئے دہلی روانہ ہوئی -

ایک عظیم الشان پیشگوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا ظہور ہم لوگ جب گاڑی میں سوار ہو گئے اور یہ جدید سواری (جسکو ہماری مذہبی اصلاح میں **خر دجال** کہا جاتا ہے) خدا کے برگزیدہ مسیح موعودؑ کو لیکر روانہ ہوئی تو میرے میں عجیب عجیب خیالات کا سلسلہ شروع ہؤا میں نہیں چاہتا تھا کہ انہیں اپنی چھوٹی سی کھوپری میں ہی چکر کھانے دوں اسلئے حوالہ قلم کرتا ہوں تا دوسرے بھی خیالات کے اس چکر کو دیکھہ کر کم و بیش کوئی فائدہ اٹھائیں - (باقی آئندہ)

پھر مولوی محمد حسین صاحب احباب گاڑی میں سوار ہو چکے تھے لیکن ابھی گاڑی کی روانگی میں دیر تھی کہ علی ظفر احمد صاحب نے مجھے آکر خبر دی کہ مولوی محمد حسین صاحب واپس بٹالہ جاتے ہیں چنانچہ میں پھر گیا تا کہ ان سے ملاقات کروں پھر ان سے چند باتیں ہوئیں مولوی صاحب نے اپنی دردانگیز داستان سفر شملہ کی سنائی کہ کسطرح انکا نقصان ہؤا - اور بیچارے اس نقصان کیوجہ سے بے نیل مرام واپس آئے اور شملہ نہ پہنچ سکے - آخر میں انہیں کمرہ کے ایک مسافر نے مجھے کہا کہ تم مولوی صاحب کو بہت سا روپیہ دو تو ابھی

مرزائی ہو جائیں گے خدا کی شان ہے کہ مولوی صاحب آج صبح ہی بٹالہ سٹیشن پر مجھے یہ الزام دیتے تھے کہ ایک نامعلوم شخص نے برملا مولوی صاحب کے منہ پر یہ بات کہی میں نے اسکو جواب میں کہا کہ تم نے مولوی صاحب کی بڑی ہتک کی ہے کیا مولوی صاحب **ایمان فروش** ہیں - اور اگر انہوں نے روپیہ لیکر کوئی مذہب اختیار کرنا ہے تو پھر عیسائی ہو جائیں - مولوی صاحب خاموش ٹک ٹک دیکھتے رہتے اور دم نہ مارتے تھے - میں اسی حال میں چھوڑ کر رخصت ہو آیا - کہنے لگے کہ کل دہلی آؤنگا -

یادگار کریمی

نام نیک رفتگان ضائع مکن
تا بماند نام نیکت برقرار

حضرت مخدوم الملۃ رضی اللہ عنہ کی یادگار کے متعلق جہانتک مجھے علم ہے سیالکوٹ کے سوا دوسری جگہ مستعدی سے کام نہیں ہو رہا ہے - سیالکوٹ کی جماعت بڑی سرگرمی کے ساتھہ اپنے واجب الاحترام بھائی کی یادگار میں ہمہ تن ساعی ہے - اگر اس موقع پر سستی اور غفلت سے کام لیا گیا ہے - تو یہ بہت افسوسناک امر ہوگا - کیا ایک حقیقت شناس قوم کو میں زمانہ کے عرفی اور چکنے چپڑے الفاظ میں توجہ دلاؤں؟ مخدوم الملۃ کی زبان اب کہاں سے لاؤں کہ تمہیں بیدار کر سکوں -

ہم چاہتے ہیں کہ مرحوم کی یادگار میں مدرسہ تعلیم الاسلام کی عمارت پختہ کی جاوے اور اس عمارت کے ایک حصہ میں یا جیسا مناسب ہو - قاریوں کی جماعت کھولی جاوے جو قرآن شریف کو تجوید اور قرأۃ کے ساتھہ پڑھنا سیکھے اور پھر قرآن کریم کے حقائق و معارف بیان کرنے کے لئے وہ علوم دینیہ قرآنیہ حاصل کر کے ملک اور قوم کے لئے ایک مفید اور نفع رسان جماعت ہو - ان مقاصد اور اغراض کے پورا کرنے کے واسطے کم از کم تیس ہزار روپیہ کی رقم مطلوب ہوگی تین لاکھہ کی جماعت میں بیس ہزار کوئی بڑی بات نہیں ہے اگر ۱۰ فیصدی بھی وصول کیا جاوے تو تیس ہزار ہو سکتا ہے - میں جانتا ہوں کہ قوم دینے کو طیار اور آمادہ ہے لیکن ضرورت محصلین کی ہے اگر سیالکوٹ کی جماعت کی طرح ہر ضلع کی جماعت باقاعدہ تحصیلدار اپنے اپنے ضلع میں بھیجے تو اس سے جہاں ایک طرف ضلع بھر کی جماعت کی پوری فہرست اور فرد طیار ہو جائیگی وہاں بہت جلد یہہ روپیہ بہم پہونچ جاوے گا - میں قادیان کے تمام اکابران قوم لاہور

کپورتھلہ - امرتسر - لودہانہ - جالندھر - فیروزپور - میرٹھ - دہلی - سرحدی علاقہ جات پشاور - جہلم - گجرات - گوجرانوالہ - ملتان - پٹیالہ - حیدر آباد دکن - وغیرہ اضلاع اور مقامات کی جماعتوں کی طرف سے اس جواب کے سننے کے منتظر ہیں کہ وہ بتائیں انہوں نے اس کام کیلئے کیا عملی تجویز اختیار کی ہے - فرداً فرداً بھی چندہ بھیجنے والوں کو ابھی تحریک نہیں ہوئی - اسلئے آج میں اس فہرست چندہ کو کھولتا ہوں - اگر کم و بیش بیس مقامات کی جماعتیں اپنے ذمہ ایک ایک ہزار چندہ کا بہم پہونچانا فرض کر لیں تو آسانی سے ہو سکتا ہے اگرچہ بعض اضلاع اور مقامات کی جماعتیں تھوڑی اور غریب ہیں مگر اس کے ساتھہ ہی بعض مقامات کی جماعتیں ایک ایک ہزار کی بجائے کئی کئی ہزار دے سکتی ہیں - اسلئے احمدی قوم اس معاملہ کو اب زیادہ لمبا نہ کرے اور اسپر متواتر تحریکوں اور آوازوں کے لئے منتظر نہ رہے - اسے چاہئے کہ وہ بہت جلد اس رقم کے پورا کرنے کی فکر کرے - **قادیانی جماعت کس قدر چندہ دیگی**؟ یہہ ایک سوال ہے جو میں یہاں کی جماعت کے سامنے پیش کرتا ہوں کیا یہاں کے رہنے والے یہہ سعی کرینگے کہ اگر زیادہ نہیں تو **ایک ہزار** روپیہ جمع کر دیں - رقم بڑی نہیں اگر ہمت کریں اور حوصلہ سے کام لیں - میں امید کرتا ہوں کہ اگر قادیانی جماعت نے اس امر میں سرگرمی سے کام لیا - تو اسکی نظیر اور نمونہ قوم میں ایک خاص حرکت پیدا کریگا - اسلئے کہ مالی حالت کے لحاظ سے میں اور دوسرے یقیناً جانتے ہیں کہ قادیانی جماعت ضعفا کی جماعت ہے جو غریب مہاجرین اور طالب علموں سے بنی ہے - پس اگر ان غربا نے ایک ہزار کا چندہ جمع کر لیا تو پھر ہر شہر سے چندہ کا بہت جلد ہو جانا مشکل نہیں ہے میں یہ بھی عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ چندہ باقساط بھی دیا جا سکیگا - **چندہ کی فرد اور فہرست ایڈیٹر الحکم کے** پاس بھیجدو - اور روپیہ براہ راست امین یادگار کریمی قادیان کے نام بھیجدو - میں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کر کے اس فہرست چندہ کو کھولتا ہوں -

آغاز کردہ ام برسانی تو انتہا

۱ - خاکسار ایڈیٹر الحکم { علاوہ دو روپیہ ماہوار کے جو اجرا مدرسہ مجوزہ یادگار سے دیا جاوے گا } ۵۰ (دس اقساط میں)

۲ - ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن شاہ پور - ۵۰
{ یہہ رقم فی الحال انہوں نے تجویز کی ہے مگر ادا بھی انشاء اللہ کر دینگے }

۱۸۷۵ء کی شاہی سیاحت کی یادداشت

ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز (ملک معظم) ۱۱- اکتوبر ۱۸۷۵ء کو جہاز "سیرالیس" پر انگلستان سے بجانب ہندر روانہ ہوئے - اور ۸- نومبر کو بمبئی مین پہنچے - لارڈ نارتھ بروک اور دیگر حکام اعلے رتبہ اور ہندوستانی راجاؤن و نوابون کا بمبئی مین استقبال کیا - ہز رائل ہائینس نے اپنی اول تقریر بمبئی مین شہر بمبئی کی ہفت رنگی اور مختلف آبادی کے درمیان ایک ایسی سلطنت کے طریق حکمرانی کے نشانات دیکھے جو قانون کی اجازت اور مذہب کرنے والے کو پناہ دیتی ہے - اور نسلی امتیازات کو نظرانداز کرتی ہے اور سب کو مذہبی اعتقاد کی آزادی دیتی ہے - اور جسنے تمام باضابطہ کامون اور حرفون کو پناہ دے رکھی ہے " (یہ الفاظ پرنس آف ویلز کے ہین) میونسپل ایڈریس مین اس بات کا یقین دلایا گیا تھا جس سے ہز رائل ہائینس کو خوشی ہوئی " انگریزی عملداری مین سب قومون اور مذہبون کے لوگ میل موافقت کے ساتھہ رہتے ہین - اور اُن قوی سے بہت ہی زیادہ فائدہ اُٹھاتے اور اُن کو ترقی دیتے ہین - جو اُن کو بنی آدم کے مختلف فرقون اور نسلون سے ورثہ مین ملے ہین - مگر سب کے سب تاج برطانیہ کے وفادار اور خیرخواہ ہین - اور اپنے اپنے شہرون کے مقامی معاملات کے انتظام مین متفق ہین " ۱۲- نومبر کو ہز رائل ہائینس بڑودہ مین تشریف لے گئے اور ۲۳- تک وہین رہے - ۲۴- کو بمبئی آکر گوا کی طرف چل دیئے اور اپنے جہاز سیرالیس پر سوار ہو گئے تھے - وہان سے لنکا کیطرف گئے - یکم دسمبر کو کلمبو پہنچے - ایک ہفتہ تک وہان رہے - اسکے بعد براعظم ہند کی طرف چلے آئے - ۱۴- دسمبر کو ٹوٹی کورن مین رونق افروز ہوئے - پھر سرزمین تامل - مدورا اور ترچناپلی مین تشریف لے گئے - بعدش مدراس خاص مین تشریف فرما ہوئے - ایک ہفتہ تک وہان رہے - ۱۸- دسمبر کو ہوگلی کیطرف اپنے خاص جہاز مین سوار ہو کر گئے - ۲۳- دسمبر کو کلکتہ مین پہنچے - اور پرنسپ گھاٹ پر دہوم دہامی استقبال ہؤا وہان سے پرنس آف ویلز ۳- جنوری ۱۸۷۶ء کو پٹنہ - بنارس - لکھنؤ - کانپور کی سیر کرتے ہوئے دہلی مین پہونچے - وہان سے لاہور - جمون - امرتسر آگرہ - گوالیار - جے پور - نینی تال - ترائی - نیپال تشریف لے گئے - وہان سے الہ آباد - اندور وغیرہ کی سیر کرکے ۱۳- مارچ کو بمبئی مین پہونچ گئے - وہان سے اپنے خاص جہاز پر سوار ہو کر انگلستان کو مراجعت فرمائی - پرنس آف ویلز نے ۷۰۰۰ میل خشکی - اور ۲۳۰۰۰ میل تری کا سفر کیا تہا -

سیاحت کا مقصد اپنی عظیم الشان سلطنت ہند کے باشندون اور دیگر حالات کو بذات خود دیکھنا تہا - جسکی سیاحت کو اپنی زندگی کا ایک اعلےٰ مقصد سمجھتے تھے - پارلیمنٹ کے ایک ریزولیوشن کی رو سے سلطنت برطانیہ کے عظیم الشان حصہ کی سیاحت لازمی قرار دیگئی تہی - اہل ہند نے نہایت گرم جوشی اور جوش وخروش کے ساتھہ آپکا خیر مقدم کیا تہا - پرنس آف ویلز کی اپنی یہ خواہش تہی کہ وہ سلطنت کی بابت واقفیت حاصل کرین جسکے اور پردہ کسی دن حکمرانی کرنے والے تھے *

حضور ولیعہد بہادر اودے پور مین

اودے پور مین ہز رائل ہائینسز کا آخری دن بغیر کسی رسم یا سرکاری کاروائی کے گذرا - ۲۰- نومبر کی صبح کو شکار کے لئے تشریف لے گئے - اور یہہ ہندوستان مین ہز رائل ہائینس کی پہلی جنگلی شکار تہی - اول تو قرار پایا تہا - کہ جہیل پچولا پر مرغابی اور چیتے کا شکار ہو - مگر پہ ندجہیل پر اس قدر کم تھے - کہ پرندون کے شکار کا ارادہ فسخ کر کے جنگل مین بڑے بڑے جانورون کا شکار کیا جائے - جنگل مین پھرنا بیکار نہین گیا - ہز رائل ہائینس نے چند جانور مارے - یہ شکار محض اس لئے تہا - کہ ہز رائل ہائینس ہندوستان کے جنگلون کی حالت سے واقف ہو جائین - جس سے امید ہے - کہ جے پور مین اُنہین شیر کے شکار مین بہت مدد ملیگی - یہ شکار پارٹیان ہندوستانی والیان ریاست سے تعلقات مستحکم کرنے مین بہت مدد دیتی ہین -

اودے پور سے ہر شخص کسی قدر افسوس کے ساتھہ جدا ہؤا - کیونکہ اودے پور نہ صرف ایک خوبصورت شہر ہے - بلکہ یہان اصلی ہندوستان کی ایک جہلک نظر آتی ہے - راجپوت ایک نہایت بہادر قوم ہین مہارانا نہایت سادہ زندگی بسر کرتے ہین - باوجودیکہ بہت زیادہ شکار نہین کہیلتے - کیونکہ اس سے بعض راجپوت ریاستین تباہ ہو چکی ہین - وہ خوب مضبوط اور اچھے نشانہ باز ہین - یکشنبہ کو محل جگ مندر مین چاء نوشی کے موقعہ پر اتوار کو مہارانا کے ولیعہد سے حضور پرنس آف ویلز نہایت خلق سے پیش آئین - گدی کے ولیعہد مہارانا کے اکلوتے بیٹے ہین - چند سال ہوئے - ان کی زندگی سے مایوسی ہو چکی تہی - مہارانا لفظاً ومعناً اپنی ریاست کے مہارانا ہین وہ اپنے دیوان بہی خود ہی ہین - اودے پور کو غیر ترقی یافتہ اور ناشائستہ بتانا اور اس زمانہ کی خواہش کرنا جبکہ زمانہ حال کے خیالات کا دور دورہ ہوگا - ایک فیشن ہو گیا ہے اگر میواڑ غیر ترقی یافتہ اور ناشائستہ ہے - تو اس کے باشندے تو خوش وخرم اور سرسبز ہین - مہارانا اپنے جاگیردارون اور بھیلون سے جس طرح بھگتتے ہین - یہ کوئی آسان کام نہین ہے - ولیعہد اودے پور نہایت مہربان خوش خلق اور مہارانا سے بہی آزادخیال سمجھے جاتے ہین - اودے پور مین ایسے معزز مہمانون کے لئے کسی عظیم الشان دعوت کا سامان کرنا سہل نہین ہے لیکن کسی قسم کی شکایت اور بدنظمی کا موقع نہین ملا - نہ کسی بات کی کمی رہی - اس کے لئے ریذیڈنٹ ریاست مسٹر سینہے اور ان کے مددگار مسٹر ٹام اور مسٹر ویکفیلڈ جن کی توجہ اور تلطف کی کوئی حد نہ تہی - شکریہ کے مستحق ہین -

حضور ولیعہد بہادر کا قیام جے پور مین

۲۲- نومبر کو تقریباً سارا دن شکار مین صرف ہؤا - اور حضور ولیعہد بہادر نے پہلا شیر شکار کیا - اگرچہ قرب وجوار مین شیر تھے - لیکن عرصہ سے کوئی مارا نہین گیا تہا - اور شک تہا کہ کامیابی ہوگی یا نہین - مگر لنچ کے بعد فیصلہ ہو گیا - کہ کوشش کرنی چاہئے - اس لئے ہز رائل ہائینس بمعیت جنرل اسٹوارٹ بیٹن اور آنریبل مسٹر ڈیرک کیپل شکار کے لئے روانہ ہوئے دس میل تک تو گاڑی مین گئے - ریت پر چھ چھ گہوڑے گاڑیون کو کھینچتے تھے - پھر ہاتھیون پر سوار ہو کر مچانون کی جانب روانہ ہوئے اور تلاش شروع ہوئی میدان ریتیلا اور جہاڑدار تھا جس سے شیر کو چھپنے کا بہت موقع تھا - جس وقت شکار دٹی پہونچی - تو ایک شیر سو رہا تہا - جو فوراً ہی جہاڑیون مین سے اچھلتا ہؤا نکلا - شہزادہ بہادر کی پہلی گولی اسکی ریڑھ پر پڑی - دوسری گولی کنپٹے پر پڑی - اور وہ گر پڑا - اور ہاتھہ پاؤن مارنے لگا - مگر تیسری گولی نے اوسے ٹھنڈا کر دیا یہ جانور ۹ فٹ سے کچھہ ہی کم تہا - باوجودیکہ مچان سے ۱۲۰ فٹ کے فاصلہ پر تہا - اتنے فاصلہ سے گولی مارنا آسان کام نہ تہا - پہلی گولی ہی نے اسکا کام تمام کر دیا - ہز رائل ہائینس کے والد ماجد نے بہی پہلا شیر جے پور ہی مارا تہا - شہزادہ بہادر جو نہایت عمدہ شکاری ہین اس نتیجہ سے نہایت مسرور ہوئے - اسکے بعد پارٹی فوراً ریذیڈنسی کو واپس ہوئی کیونکہ شیر کے شکار کے لئے خبرون کا انتظار کہ جنگل مین شکار ہے یا نہین - اسلئے ہز رائل ہائینس کے سٹاف اور ان کے مہمانون کے لئے جو شکار پارٹی مین شریک ہونا چاہین - سور کے شکار کا انتظام کیا گیا - دو پارٹیان بن گئین ریذیڈنسی سے ۵½ صبح کے روانگی ہوئی - مہاراجہ نے گہوڑون اور فیلون کا انتظام کر دیا تہا - دونو پارٹیون نے خوب حظ اُٹھایا - سور کثرت سے تھے - دونون پارٹیون نے نو سور مارے - اگرچہ سور چھوٹے بڑے سب ہی طرح کے تھے - مگر دوڑ دہوپ خوب ہوگئی - سب لوگ ریذیڈنسی کو خوش خوش اور مہاراجہ کے مشکور واپس آئے - جب کہ باہر سور کا شکار ہو رہا تہا - محل کے اصطبل مین ایک دوسرا ہی کہیل جاری تہا - ہر قسم کے جانور جیسے سانبھر - ہرن - چیتل مینڈہے اور بجار اکہاڑہ مین چھوڑے گئے - لوگ اُن کا رسیون سے پکڑے ہوئے تھے - تاکہ ایک دوسرے کو زیادہ نقصان نہ پہنچائین -

اول تو تماشائیون مین ولیعہد بہادر اور ولیعہد بیگم شریف نہ تھین اور جو لوگ موجود تھے - ان کو بہی اس سے کچھہ دلچسپی نہ تہی - شام کو شہر مین روشنی اور محل مین شاہی ضیافت ہوئی - جس مین مہاراجہ اور ولیعہد بہادر نے دلچسپ تقریرین کین - اور مہاراجہ نے قحط فنڈ مین چار لاکھہ کی مزید عطیہ کا اعلان کیا - مہاراجہ نے شاہی مہمانون کا جام صحت تجویز کرتے ہوئے فرمایا کہ تقریباً ۳۰ سال ہوئے - آپ کے والد ہز مجسٹی ملک معظم بحیثیت ولیعہدی جیپور مین تشریف لائے تھے - اسوقت میرے پیشرو مہاراجہ رام سنگہ اس وقت مہاراجہ جے پور تھے اب اپنی خوش قسمتی سے مجھے اس شہر مین یور رائل ہائینس کا خیر مقدم کرنے کا اعزاز حاصل ہؤا ہے - جو میرے اجداد کا ملجا وماوا اور جہان مین امید کرتا ہون کہ یور رائل ہائینس کے قیام کو قابل یادگار بنانے کی کوشش مین کامیابی ہوگی - اس موقع کے متعلق ایک نہایت مبارک واقعہ ہز رائل ہائینس پرنسس آف ویلز کی معیت ہے - جن کا ہم تہ دل سے خیر مقدم کرتے ہین - ہم یہان اجنبیون کی طرح نہین مل رہے - بلکہ دوستون کیطرح کیونکہ جبکہ مین نے سمندر پار اپنا وہ قابل یادگار سفر ملک معظم کی تاجپوشی مین شریک ہونے کے لئے کیا تہا مجھے آپ سے تعارف پیدا کرنے کی مسرت حاصل ہوئی تہی - اور مین یور رائل ہائینس کو یقین دلا سکتا ہون کہ اس موقعہ پر جبکہ مین اپنے وطن سے دور تہا آپ کی مہربانی اور کرم کو یاد کرتا ہون - تو آپ کا خیر مقدم تہ دل سے کرنے کا خیال اور بہی زیادہ ترقی کر جاتا ہے - مین افسوس کرتا ہون کہ امساک باران کی وجہ

سے جیپور پر مصیبت ہے - اس لئے یور رائل ہائینس کا استقبال اس پیمانہ پر نہ ہو سکا - جو مین آپ کی شایان شان سمجھتا تہا - البتہ مجھے پورا بھروسا ہے - کہ ہم آپ کے حالات سے بخوبی واقف ہین - اور یہ کہ سخت سے میری وفاداری اور عقیدتمندی کسی بیرونی نمائیش کی محتاج نہین ہی تقریبًا تین سال ہوئے - جب ہز میجسٹی ملک معظم یہان تھے - تو انہون نے اپنی تشریف آوری کی یادگار مین اس عمارت کا سنگ بنیاد رکہا تہا - جو اب البرٹ ہال کے نام سے موسوم ہے میری خواہش ہے - کہ یور رائل ہائینس کی تشریف آوری کے موقع کی یادگار بہی ایسی ہی پائدار ہو - اس معاملہ پر غور کرتے ہوئے مین اس نتیجہ پر پہنچتا ہون - کہ اس موقع کے مطابق اور میرے لئے پسندیدہ تر اس سے زیادہ کچھ نہین ہے - کہ جسے پیش کرنے کی مین جرأت کرتا ہون - مجھے شک نہین ہے - کہ آپ واقف ہین - کہ ۱۸۹۹ء مین قحط فنڈ قایم ہوا تہا - اس کا مقصد یہ ہے - کہ ان لوگون کی امداد کیجائے - جو ہندوستان کے کسی حصہ مین قحط کی مصیبت مین مبتلا ہون - مین آپ کی اجازت سے ۳ لاکھ کی رقم اس مین ملکہ اضافہ کرتا ہون - اور مہارانی ہز رائل ہائینس پرنسس آف ویلز کی تشریف آوری کی یادگار مین اسی مد مین اس رقم کی برابر دینا چاہتی ہین - جو انہون نے اس مد مین یادگار تاجپوشی دی تہی - یعنی ایک لاکہ - یہ چار لاکہہ یور رائل ہائینس کے جیپور مین تشریف لانے کی یادگار مین ہونگے - مین آپ کا زیادہ وقت لینا نہین چاہتا - اور دعا کرتا ہون - کہ آپ سیر ہند سے پورا لطف اٹھائین -

مین امید کرتا ہون - ہمارے اندر آپ کی موجودگی سے تخت سے ہمارے تعلقات اور بھی زیادہ مستحکم ہوجائینگے - اور آپ کی دلچسپی اس حصہ سلطنت کے ساتھ اور بھی بڑھ جائے گی - لیڈیز اینڈ جنٹلمین مین اب آپ سے درخواست کرتا ہون - کہ آپ میرے مشہور مہمانون ہز رایل ہائینس کا جام صحت نوش کرین - حضور ولیعہد بہادر نے جوابًا فرمایا ہز ہائینس اور مین یور ہائینس کے ان چبہتے ہوئے الفاظ کے مشکور ہین - جن مین آپ نے ہمارا جام صحت تجویز کیا - اور لیڈیز اینڈ جنٹلمین مین آپ کا بہی ممنون ہون - کہ آپ نے ایسی گرمجوشی سے اوسے نوش کیا - ہم یور ہائینس کی دوستی کا دعوی مسرت کے ساتھ کرتے ہین - کیونکہ لنڈن مین تاجپوشی کے موقع پر ہماری صحبت مین مہاراجہ جے پور سے زیادہ کوئی ممتاز نہ تہا - مہاراجہ ولایت کو مع خدم وحشم کے گئے تھے - اور وہان ان کے جلوس سے ہمین وہ شان وشوکت معلوم ہوگئی تہی - جو آج ہم خود ریاست کے صدر مقام مین دیکھتے ہین - مگر ہمین خود جیپور اور انتظام ریاست کا کچھ تصور نہ تہا - بدقسمتی سے ہم ریاست مین قحط کے زمانہ مین پہنچے - لیکن ہمین امید ہے - کہ جس والی ریاست نے ازراہ فیاضی ہندوستانیون کے لیے قحط فنڈ قایم کیا ہے - وہ خود اپنی رعایا کی تمام ضروریات کا لحاظ رکھینگے - باور کیجئے - کہ ہمارے لئے کوئی عمارت بطور یادگار ایسی دل خوش نہین ہوسکتی تہی - جیساکہ صلہ رحم کا کام جس کے یور ہائینس خود بانی ہین - ہندوستان کی حفاظت کے لئے آپ نے جو باربرداری کا کور قایم کیا ہے - وہ بھی مین نے کل ملاحظہ کیا اور مجھے توقع ہے - کہ کور نے نہ صرف فوج مین بلکہ قحط کے کام مین بھی قابل قدر خدمت انجام دی - راجپوتون کی مہمان نوازی ضرب المثل ہے - اور قیام جے پور کا ہمین اچہے دل مین گہرا نقش بیٹھ جاویگا - اور ہم ہمیشہ یاد رکہونگا - کہ مین نے پہلا شیر آپ کے جنگل مین مارا - آخر مین مین آپ کو وہ پیام پہنچاتا ہون - جو ملک معظم نے میرے ہاتھ بھیجا ہے - وہ چاہتے ہین - کہ مین آپ سے ظاہر کر دون - کہ ان کی دلی خواہش ہے - کہ آپ کو اور آپ کی ریاست کو تمام ممکن برکتین اور سرسبزیان حاصل ہون - لیڈیز اینڈ جنٹلمین مین آپ سے درخواست کرتا ہون - کہ آپ ہمارے دوست مہاراجہ جیپور کا جام صحت نوش کرین اور یہ دعا کرنے مین ہمارے ساتھ شریک ہون - کہ وہ اپنی رعایا اور ہندوستان کے سر پر مدت دراز تک قائم رہین -

---

نمائشگاہ بنارس کے لیے ہندوستان کی اکثر ریلوی کمپنیون نے کرایہ مسافران اور کرایہ اسباب نمایش مین تخفیف کردی ہے -

---

درخوست دعا

مکرمی منشی محمد منظور الہی صاحب کا ہمشیرہ زادہ نصیب اعدا علیل ہے - ناظرین سے التماس ہے کہ وہ بچہ کے لئے دعا کرین - کہ اللہ تعالے اوس کو صحت کامل عطا فرماوے -

---

قصیدہ درشان حضرت مولوی عبد الکریم احمدی سیالکوٹی - از نتائج طبع خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور

حضرت مخدوم ملت خادم دین متین
عاشق فرقان فدائے حسن ختم المرسلین
واعظ و قاری قرآن زاہد پرہیزگار
عالم راہ ہدی و واقف اسرار دین
افصح و غواص بحر علم قرآن و حدیث
ابلغ و کنز المعانی مخزن عین الیقین
منبع فضل و کمال و کان ادراک و ذکا
نکتہ سنج و نکتہ دان و نکتہ ہوں باریک بین
معدن حلم و حیا و مالک خلق عظیم
صوفی و علامہ و در حلقہ نیکان نگین
یعنی مولانا سنہ اکرم مولوی عبد الکریم
روح اخلاص و محبت جان ایقان و یقین
از عمل ثابت نمود آن بود ایمانی کہ داشت
خوش ازو رحمان شد و خلق خدا نزد یک الیکز
دین مقدم داشت بر دنیائے دون نابکار
از زمان بیعت خود تا بہ انفاس پسین
با جناب عیسیٰ موعود صد اخلاص داشت
موج زن شد از دل او بحر صدق المخلصین
از سر مال و منال و ملک و دولت درگذشت
آمدہ در قادیان شد با عیال خود مکین
آشنا شد با ہدی بیگانہ از راہ ضلال
نفرتش شد از یہود و شد بعیسی ہمنشین
در مقدس مسجد اقصی خطیب و ہم امام
بود تا دہ سال با حکم امام آخرین
اندرین دہ سال زد سیف قلم چون ذوالفقار
صفدر کفار بر فرق گروہ فاسقین
آریہ بد یا مسیحی جعفری یا خارجی
پشت دادش لاجرم فی الحال چون جست از کمین
چون بغرّیدن درآمد ضیغم پروردگار
درمیان عرصۂ[1] ہر کیش این روئے زمین
فتح خیبر[2] شد برنش گبر و ترسا و ہنود
ہمنوا گشتند اندر نعرہ صد آفرین
ہر کسے گفت غالب شد بشر بر دین حق
خایب و خاسر شد و بگریخت سر الوالحسین
چون مقدر حضرت انجام راہ آن شیر نر
کش پئے اسلام ہمت بود با غیرت قرین

[1] لاہور مین جب جلسہ مذاہب کا جلسہ ہوا تو اسلام کی تائید مین مرحوم نے حضرت اقدس کا مضمون پڑہا تہا -

رخت از رحلت بست زین دار الفنا سوئے بقا
شد صعود روح پاکش سوئے خیر المحسنین
بر صعود روح او خوش بر فراقش پر ز غم
مہدی موعود گشتہ صحابہ اجمعین
دہ آہ مومنان شد ابر و باران اشکہا
بر وفات حضرت مخدوم قمر المومنین
بر وفات او نہ تنہا مومنان گریہ کنند
بلکہ آنان ہم کہ بودند از گروہ منکرین
آن چنان معصوم را از چہ کہ این یکچو
ہجو در اخبار شایع میکند از بغض و کین
بغض با مردان حق دارد چہ پیشہ بد گہر
آسمان باید کہ بارد لعنتی بر آن لعین
یا الٰہی این چنین بد خصلت ... را
بعد مرگش جا بود اندر مقام آتشین
رحم کن یارب بروح اطہر مخدوم ما
جائے او گردان ز فضل خویشتن فردوس حق
سال وصلش آہ بر آوردہ ...
گو - روان اطہر او شد بجنت جا گزین
۱۳۲۳ھ

خاکسار محزون احمدی پشاور

تاریخ وفات

حضرت مخدوم ملت مولوی عبد الکریم
آنکہ در علم و عمل بد یگانہ ہش بس فہیم
آنکہ بد در زہد و تقوے و طہارت بیمثال
وانکہ او را بود با علم و حیا طبع سلیم
آنکہ در تحریر و تقریرش نبود کس نظیر
در بلاغت در فصاحت بود چون بحر عظیم
آنکہ بد در مسجد اقصی خطیب و ہم امام
وانکہ بد دہ سال در قرب جری اللہ مقیم
آنکہ چون او قاری قرآن درین دوران نبود
وانکہ خوش میخواند چون داؤد فرقان کریم
چون ز سرطانش رہائی شد باعجاز مسیح
شد ز ذات الجنب آخر کار بیمار سقیم
رحلتش در قادیان شد خاص در بیت الامام
روح او شد داخل ابواب جنات النعیم
یازدہم اکتوبر و بد چارشنبہ قبل عصر
چون وصال روح پاکش شد بر حمان رحیم
سال رحلت با دل پر درد محزون حزین
زد رقم - لے وائے حضرت مولوی عبد الکریم
۱۹۰۵ء

خاکسار
محزون احمدی پشاور

---

[2] حضرت اقدس کا اپنے مضمون کے غالب ہونے کی نسبت حسب حیثیت ... اکبر - جو حضرت مخدوم ملت کے ذریعہ سے پڑھا ہوا ...

[illegible]

مراسلات

ذیل مین ایک مراسلہ درج کیا جاتا ہے جس سے معلوم ہوگا کہ ہم احمدیون پر ہمارے مخالف کیسے کیسے ستم توڑتے ہین ۔

کیا یہی وہ اسلام ہے جسکو یہہ غیر قومون کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہین ؟ احمدیون کو بہرحال صبر کرنا چاہیئے اور منتقم حقیقی ہی کے سپرد انکو کرنا چاہیئے ۔

ایڈیٹر

مہربان امت قدردان سنت منشی یعقوب علی صاحب بعنایتہ

بعد عرض سلام نیاز معروض آنکہ مورخہ ۱۱ ماہ نومبر ۱۹۰۵ء کو بمقام قصبہ فتحگڑھ چوڑیان ایک **عجیب حادثہ** وقوع مین آیا ہے اسکو درج اخبار فرماکر مشکور فرماوین ۔ شاید کسی کے دل کا دہیان آسمان پر چڑہے اور باعث فریادرسی ہو ۔

مکرم من بمقام قصبہ مذکور مدامی سکونت پذیر ایک ہی شخص عبد القادر نام قوم نورباف ہے جو حضرت مرزا صاحب کا نام لیوا ہے ۔ مدت مدید سے حکیم محمد شاہ وغیرہ خاندان شاہصاحبان کا یہی آماجگاہ ہو رہا ہے ۔ تمام پہبتیان اسپر طومار کرتے ہین ۔ مگر ہیہ **دلائل احمدیہ** کچہہ ایسی بودی نہین کہ مخالفین کے تیرا وسپر کارگر ہون ۔ اون کے ہنوان تیر ہوائی کی طرح لوٹکر اونہین پر پڑتے ہین جس سے زیادہ طیش مین آتے ہین ۔ انکی رات دن کی معاندانہ کوششون نے دہوم مچا رکہی ہے ۔ قصبہ کیا ہے کوہ بنار کہا ہے گو کہ تاثیر خاک بہی نہین تاہم رات دن سے کوئی وقت نہو گا جس مین **امت احمدیہ** کا گلہ شکایت چغلخور نہو تاریخ مذکورہ پر وہی **عبد القادر** اپنی قریب کی مسجد مین جو مسجد جولاہگان کے نام سے مشہور ہے نماز عصر ادا کرنے کو گیا ۔ وہی **حکیم محمد شاہ** نامبردہ دو شخصون کو جو قوم راجپوت مقام ابدوال متصل فتحگڑہ سے اتفاقاً نماز عصر پڑہنے کے لئے داخل ہوئے تھے ۔ فہمایش کر رہا تہا اور ایک اور جولاہہ بہی تہا جو اوس کی ہان مین ہان ملاتا تہا ۔ اثناء گفتگو مین چہیڑ خانی کے طور پر عبد القادر مذکور کو سناکر کہنے لگا کہ یہہ مرزائی بڑے کذاب ہین ۔ بڑے جہوٹے ہین ۔ پس عبد القادر نے کہا کہ شاہ صاحب لعنت اللہ علی الکاذبین بہی ساتہہ ہی کہتے جاؤ ۔ تا کہ حق کا بول بالا ہو اور جہوٹے کا منہ کالا ہو ۔ پہر کہنا تہا کہ محمد شاہ طبیب اور دوسرے جولاہہ نے اوسپر حملہ کیا محمد شاہ نے اوسکو ڈاڑہی سے پکڑکر کہینچا ۔ اور دوسرے جولاہے نے لاتٗ مکی سے مارنا شروع کیا ۔ جسپر اون نووارد جوان راجپوتون نے منت سے منع کیا کہ شاہ صاحب معاف فرمائیے غریب کا خون ہوجائیگا آپکو پہر نا آئیگا ۔ مگر وہ کب رکنے والے تہے ۔ بعد مشکل اون کو آج کیا وہ شکار ہاتہہ آیا تہا جسکی تاک مین مدت سے لگے ہوئے تہے ۔

آخر اون کی کمال الحاح سے اوسکو تو چہوڑ دیا وہ بیچارہ تو دیوار پہاندکر تہانہ کو دوڑ گیا ۔ اور محمد شاہ نے جولاہون اور ٹپ گردن کشمیریون کو کہا ۔ اگر مرزائیون نے مجہے دے مارا اور داڑہی نوچ لی ہے ۔ یہہ ستم کا آوازہ تہا کہ سکہ شاہی نکل ء اس اشتعال دہی کے ساتہہ ہی ٹڈی دل آن جمع ہوا جہانتک نگاہ کام کرتی تہی گلی کوچہ صحن خانہ میدان مکان مین آدمی ہی آدمی نظر آتا تہا ۔ اون کو مسجد مین اور تو کوئی نظر نہ آیا ۔ انہین دو جوان راجپوتون پر ٹوٹ پڑے ۔ وہ بہتیرا کہتے تہے کہ نہ ہم مرزائی ہین نہ مرزائیون کے بہائی ۔ مگر کون سنتا تہا ۔ لات مکا دہول دہپا ایسا چلایا کہ معرکہ آرائی کی خوب داد دی ۔ اور اون بیچارون کو چورچور کر رہے تہے کہ کسی سید صاحب نے گذرتے ہوئے رحم کہایا اور للکارا کہ بڑ چو دو مارے جاؤ گے ۔ خدا کی دہائی سرکار کی بادشاہی ہے ۔ یہہ تو فلانے خانصاحب کے صاحبزادے ہین ۔ وہ تو گہر اجاڑ دیگا ۔ جس سے اون ظالمین کے دلون پر رعب چہاگیا ۔ اور پژمردہ یا مردہ سا کرکے بلون مین جا گہسے ۔ اور کسی نے خبر نہ لی ۔ اتفاق سے ایک نابینا جو دیکہتے کہا کہین کونے مین جا گہسا تہا اور ایک مراسی جو اونکے ساتہہ تہا اور مسجد کے کوٹہے مین دروازہ بند کرکے بچ گیا تہا نکلا ۔ اور اون کو ساتہہ لیکر تہانہ مین گیا ۔ اسوقت زن و بچہ کوٹہون پر پکار رہے تہے ۔ کہ ناحق مسافر مار دیئے ہین ۔ مگر شاہ صاحبان ہی پیچہے سے تہانہ مین پہونچ گئے اور منت سماجت کرکے اون کو اپنے گاؤن کیطرف واپس کر دیا ۔ کیا یہہ **سکہہ شاہی** نہین تو اور کیا ہے ۔ جس سے خانہ خدا کو میدان کربلا بنا دیا گیا انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

یہہ وہی شاہصاحبان ہین جو بجرم سنگساری گرفتار کئے گئے تہے ۔ شاید ڈیڑہ یا دو سال کا عرصہ گذرا ہوگا ۔ مگر ان کو عبرت حاصل نہین ہوئی ۔ بہت جلدی اپنی پاداش کو بہول جاتے ہین ۔ ابہی ان کے کارنامے اس سے زیادہ ہین جن سے گرد و نواح کے لوگ ناواقف نہین ۔ ابہی اڑہائی سال کا عرصہ گذرا ہے کہ مولوی ثناء اللہ وہابی امرتسری کو ساتہہ لیکر ستر زیادہ آدمی کی بہیڑ بہاڑ سے موضع لودی ننگل کی مسجد پر کود پڑے تہے اور مولوی نور احمد صاحب پر حملہ کیا تہا جس سے خدا نے محفوظ رکہا تہا اور اب **بعض** نووارد لوگون کو جو قصبہ فتح گڑھ مین چہپ چہپ گذارہ کرتے ہین گہورتے اور وعظ و مجالس وغیرہ مین دہمکیان دے رہے ہین ۔ کہ تمام مرزائیون کا حقہ پانی بند کر دیا جائیگا ۔ ورنہ اپنے عقیدہ سے باز آجاوین ۔ اس صورت مین بندگان خدا کا وہی منتقم حقیقی ہی حافظ ہے ۔ فقط

مورخہ ۱۳ ۔ نومبر ۱۹۰۵ء

الراقم

دین محمد ٹہیکہ دار خیرخواہ رفاہ عام خلایق از مقام اودی ننگل ڈاکخانہ فتح گڈہ ضلع گورداسپور

مکرر التماس ہے کہ اندنون قصبہ مذکور مین شہرت دے رہے ہین کہ مرزا صاحب اور آپ کے مریدون نے سفر دہلی سے واپس ہوتے ہوئے شہر امرتسر مین وارد ہوکر روزہ نہین رکہا تہا ۔ اور منڈوہ مین لیکچر دیتے ہوئے عوام یلغواص نے شور مچایا اور اینٹ روڑہ چلایا کہ سب مرزائی بہاگ گئے ۔

جسکے جواب کسی نے ان مولویان فتح گڑہی سے پوچہا کہ کیا سفر مین روزہ رکہنا جائز ہے تو کہنے لگے کہ یہ ریل کا سفر کیسا سفر ہے جس مین روزہ نہ رکہا جاوے پہر کسی گلوگیر نے بازپرس کی کہ اگر گہر مین ایسی مشقت ہو کہ سخت سفر کے مشابہ ہو تو روزہ توڑنا یا نہ رکہنا جائز ہے یا نہین مثلاً تانا تننے والے کی مشقت یا ہل چلانے والے کی مشقت جو آدہی رات سے بارہ بجے تک سفر سے زیادہ محنت مین چلتا ہے تو جواب ندارد جس سے صاف طور پر نمایان ہے کہ خدا نے ان سے علم لے لیا ہے اور علم اٹہہ گیا ہے حدیث مین اسکی شرح بہی آئی ہے کہ علم پر عمل نہین کرینگے ۔ اور یہ مضمون حدیث کا مشہور ہے لیس من البر الصیام فی السفر یعنے سفر مین روزہ رکہنا نیکی نہین ۔

باقی رہا اینٹ روڑہ چلانا اگر یہہ صحیح ہے تو یہہ اون کی شرارت واقعی ہے جسپر اپنی ناز کیا جاتا ہے سرکار کے ملک مین اندہیر مچانا اور فتنہ ڈالنا اچہا نہین اس سے تو الٹی ذلت ہے ۔ کیون بغاوت کرتے ہین ۔ موت و عاقبت کو یاد کرین ۔ فقط

الملتمس

منشی منظور محمد از مقام لودی ننگل

ہمت ہو تو بڑی بات نہین

الحکم کے لئے جدید خریدار بہم پہونچانا ہر احمدی کا فرض ہے بلکہ میرے نزدیک تو ہر احمدی کا **قومی فرض** ہے کہ وہ **الحکم** کو خریدے ۔ تین لاکہہ کی جماعت مین اسکے مسلم قومی پرچہ کی اشاعت اگر ا فیصدی بہی ہوتی تو آج کم ازکم تین ہزار ہونی چاہیئے ۔ مگر کسقدر افسوس کی بات ہے کہ ایک ہزار بہی نہین ہے ۔ پس یہ امر قوم کے لئے کیسا ناگوار اور ناخوش کن ہے ۔ مین چاہتا ہون کہ الحکم کی اشاعت کم ازکم **دس ہزار** ہو جاوے اسلئے جو صاحب الحکم کی اشاعت کو **دس ہزار** تک پہونچانے کے اسباب اور تجویزین اپنے ذہن مین رکہتے ہون وہ مجہے اطلاع دین تاکہ انپر عمل درآمد کیا جاوے ۔ یہہ بہی تجویز ہے کہ ایک شخص **الحکم** کی اشاعت بڑہانے کے لئے **سفری ایجنٹ** مقرر کیا جاوے جو جابجا پہرکر جہان ایک طرف جماعت کی فردین طیار کرے اور الحکم کا بقایا وصول کرے وہان ساتہہ ساتہہ لوگون کو اخبار کی ضرورت اور اسکے فوائد سے آگاہ کرکے خریدار پیدا کرے مگر یہ تجویز بہت سارے مصارف کو چاہتی ہے جنکو مطبع سردست برداشت نہین کرسکتا ۔ لیکن اگر ہر ایک خریدار اپنی جگہ عزم اور عہد کرلے کہ وہ ہر مہینے کم ازکم ایک جدید خریدار دیا کریگا تو ایک سال مین ہی تیرہ ہزار اشاعت ہوسکتی ہے ۔ مگر اس کے لئے ضرورت ہے ہمت اور **سعی** کی ۔ اور قومی ضروریات کی حس کی اور اگر کم ازکم ۱۰۰ آدمی بہی ایسا عزم کرلیں کہ وہ ہر مہینے ایک ایک خریدار بہم پہونچائینگے مگر یہ خریدار پانچ روپیہ سالانہ دینے والے ہون تو مین ان کے ساتہہ عہد کرتا ہون کہ ۱۰ ایسے خریدارون کے نام جو پوری قیمت نہین دے سکتے دو روپیہ سالانہ پر اخبار جاری کر دیا کرون ۔ اس انداز سے ایک مہینے مین **دو سو اشاعت** بڑہ سکتی ہے ۔

اے الحکم کے ایک ہزار قدردانو!

کیا تم مین سے ۱۰۰ بہی ایسے والنٹیر نہین نکل سکتے ؟

مراسلات

دیانندی مت پر نوٹ اور ریمارک

(از محمد منظور الٰہی سوہدروی)

اپنی آنکھ کا شہتیر دیکھ! مسٹر پال (جدید آریہ) نے جالندھری آریہ اخبار کی ایڈیٹری کا فخر حاصل کیا ہے۔ اور اب انہیں گالیاں نکالنے کا ایک وسیع میدان ہاتھ آگیا ہے۔ ایڈیٹر صاحب اس وجہ سے کہ لالہ منشی رام وکیل کی ست سنگت میں اپنے گنگا کے کنارے شاداب پہاڑیوں کے نیچے گوردکل کی گپھاؤں میں کچھ دن تیر کئے ہیں آپ کو **قانونی مذاق** بھی ماشاء اللہ پیدا ہو چلا ہے چنانچہ ۱۹ کاتک کے پرچارک میں سوامی رلارام صاحب کی کسی کتاب پر "آپ اب ہی سنبھل جاؤ" کے عنوان سے ریمارک کرتے ہیں کہ اس کتاب میں سوامی جی کو ایسی گالیاں دی ہیں کہ گویا ان کا نقل کرنا بھی مسٹر پال کے نزدیک جرم ہے۔

کاش مسٹر پال کے دکھانے کے دانت اور نہ ہوتے! اور وہ اپنی آنکھ کا شہتیر دیکھ کر دوسرے کی آنکھ کے تنکے پر رائے زنی کرتا۔ خود جس شخص کی اپنی یا اپنے نام کے ساتھ منسوب شدہ کتاب ایسے طرز پر لکھی گئی ہے جو معقول اور متین جماعت میں پڑھے جانے کے قابل نہیں اور جو خود گالیاں دینے میں اچھا مشاق ہے اور پھر جسکے قبلہ وکعبہ پنڈت دیانند جی صاحب مختلف مذاہب کے **ہادیوں** اور **لیڈروں** کو پانی پی پی کر کوستے ہیں اور ایسا ہی انکے واجب الاحترام آریہ مقتول نے تو حد ہی کر دی ہے۔ اور پھر ان کے ہم نوالہ یوگیندر پال نے تو سب کو پس پشت ڈال دیا ہے وہ شخص اگر کسی دوسری کتاب پر ایسا ریمارک کرے تو فی الحقیقت تعجب خیز امر ہے۔ آریہ سماج کے لٹریچر پر جو رائے فاضل ایڈیٹر ہندوستانی نے دی ہے اور جو سارٹیفکٹ تھوڑے ہی دنوں میں بعض عدالتوں سے بعض دریدہ دہن آریوں کو مل چکے ہیں **مسٹر پال** ان پر غور کریں اور پھر غور کرنے کے بعد بھی اگر وہ یہ کہیں کہ آریہ سماج گائے کی طرح بے زبان ہے تو پھر ہم یہی کہیں گے کہ ؎

چشم باز و گوش باز و این ذکا
خیرہ ام در چشم بندی اے خدا

دیانندجی مہاراج اور آریونکی مکتی پنڈت دیانند جی مہاراج کی تحریریں بھی ایک دریائے ناپیدا کنار ہیں کہ جن کا نہ سر ہے نہ پیر۔

درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار
کہ پیدا نشد تختہ بر کنار

آج ہم سوامی جی کی تحریروں کو نجات دائمی کے سوال کے حل کے لئے پڑتال کرتے ہیں اور آریوں کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ بھی باوا جی کے بچنوں کو بچاریں یونہی مہاراج! ست بچن کہہ کر پیچھے نہ ہولیں آخر یہ وہی پنڈت دیانند جی ہیں جن کی بابت آریہ سیجر اخباروں میں روشن خیال آریوں کے مزیدار نوٹ شائع ہو چکے ہیں جو ہم نے اپنے ٹریکٹ موسوم بہ **تحفہ احمدیہ** میں درج کیا ہے۔ آپ ہماری اہا تحقیقات پر جو ذیل میں پیش کرتے ہیں غور کریں غصہ میں آکر جھاگ منہ سے نکالنا دیوانگی اور حیوانگی ہے آپ عقل سے کام لیں گے تو خود پکار اٹھیں گے۔ ع

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

دیانندی مانتے ہیں کہ از روے وید جیو یعنی روح کبھی دائمی مکتی یعنی ہمیشہ کی نجات نہیں پا سکتا اور نجات محدود ان کے عقیدہ کے مطابق اتنی ہی ہونی چاہئے جتنا عرصہ کہ جیو نے نیک اعمال کئے کیونکہ جیو کے ۵۰ سالہ نیک اعمال کا نتیجہ ۶۰ سال نجات نہیں ہو سکتی ورنہ ویدک ایشور کے انصاف پر بٹہ لگتا ہے کیونکہ وہ تبھی تک منصف کہلانے کا حقدار ہے جبتک کہ وہ عین برابر ہی ثمرہ نیک وبد اعمال کا دے۔ یہ کیوں اسلئے کہ وہ دیانندی انصاف کے قانون میں جکڑا ہوا ہے اور اگر اس نے کسی عمل کا نتیجہ ذرا زیادہ عرصہ دیدیا تو اس پر بے انصافی کا دھبہ دیانندیوں کی طرف سے لگ جائے گا۔ دیکھئے (ستیارتھ پرکاش سملاس ۱۴ دفعہ ۱۶) کہ جسقدر کسی کے گناہ وثواب ہوتے ہیں اونکے مطابق ہی اسکو وہ ثمرہ دیتا ہے" پھر اسی جگہ لالہ دیانند لکھتا ہے کہ اگر اعمال غیر متناہی نہیں ہیں تو اون کا ثمرہ غیر متناہی کیونکر ہو سکتا ہے"۔

اب ہم لالہ دیانند کی اس فضول ولایعنی تعلیم کے پرکھنے کے لئے سب سے پہلے اسی کی کتب کی چھان بین کرتے ہیں۔ سب سے پہلے ستیارتھ پرکاش ہی کو لیجئے جب ہم اس عقیدہ کا اسکی دوسری تعلیم سے مقابلہ کرتے ہیں تو ہمیں نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ویدک ایشور کے انصاف وبے انصافی والی باتیں محض دیانندی کے لئے طفلی تسلیاں ہی ہیں ورنہ بموجب ستیارتھ پرکاش کے انسان نے محدود اعمال کے ثمرہ میں اسے اتنا عرصہ مکتی مل سکتی ہے جس کا کہ انسان حساب ہی نہیں کر سکتا۔ ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۴۲ پر لالہ دیانند نے مکتی کی میعاد دنیا کی ۳۶ ہزار بار پیدائش اور فنا کے برابر عرصہ تک لکھی ہے اور دنیا کی ایک بار پیدائش وفنا کا زمانہ اسنے رگ وید بھاش بھومکا صفحہ ۱۵ پر ۸ ارب ۶۴ کروڑ سال لکھا ہے مگر مکتی کا زمانہ اس سے ۳۶ ہزار سال گنا زیادہ ہے اب منصف آدمی خود حساب لگالے کہ ایک انسان نے کتنے سال اعمال کئے جنکے بدلے میں اسے اتنا عرصہ دراز کے لئے مکتی مل گئی۔ کیا اس لا انتہا زمانہ کی مکتی دینے سے ویدک ایشور کا انصاف ابھی قایم رہ گیا۔

اب اور لیجئے اسی کے برخلاف وید پکار پکار کر کہتا ہے کہ مجھ میں دائمی مکتی لکھی ہے جیسا کہ دیگر ویدی وقدیم رشی مانتے چلے آئے ہیں مگر دیانندی اپنی لنگوٹ بند کے کہے پر چل کر دائمی مکتی سے انکار کرتے ہیں۔ اور کسی بتانے والے کی نہیں سنتے۔ اس مکتی پر میں ایک علیحدہ بسیط مضمون لکھوں گا فی الحال وید کی دو ایک حوالے کافی ہیں۔

یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۱۰ بھومکا صفحہ ۱۲۲ (۱) وہی پرمیشور ہمارا بندھو (دکھ کا مٹانے والا) اور جنتا (سب سکھوں کو پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) ہے وہی ہماری سب مرادوں کو پورا کرنے والا اور تمام لوگوں دنیاؤں کو جاننے والا ہے عالم موکش پاکر ہمیشہ اسمیں آنند پاتے ہیں۔ اور تیسرے دھام یعنی خالص ستو (نور عالم) سے منور ہوکر ہمیشہ آزادی کے ساتھ سکھ میں رہتے ہیں۔

یجروید ادھیائے ۱۹ منتر ۵۶ بھومکا صفحہ ۱۶۴ اور انہیں کے طفیل سے مجھے اس لازوال موکش یعنی (نجات کے درجے) کا علم ہوا ہے الخ۔

ان مختصر حوالوں سے معلوم ہوا کہ نجات کا درجہ لازوال اور ہمیشہ کے لئے ہے۔ دیانندیوں کے حساب کے مطابق مکتی کا کل زمانہ ۳۱ پدم ۱۰ کھرب ۴۰ ارب سال ہوتا ہے جو صرف چند سالوں کے اعمال نیک کا بدلہ ہے مگر تاہم ایشور کے انصاف کی یہاں گنجائش نہیں رہتی۔ کیونکہ دوسری جا ہم دیکھتے ہیں کہ بھوگ جونی کسی حالت میں جیو ایک محدود عرصہ تک برے کاموں کی سزا پاتا ہے اور جونہی وہ گناہ کئے ہوئے عرصہ کی برابر سزا پا چکتا ہے وہ پھر انسان بن جاتا ہے اگر بد کاموں کی سزا کے عرصہ کا حساب لگایا جاوے تو وہ زیادہ سے زیادہ ۴ ارب ۳۲ کروڑ سال ہو سکتا ہے یعنی جب تک دنیا قائم رہتی ہے اگر سزا کے لئے بھی اتنا ہی عرصہ ہوتا یعنی ۳۱ پدم ۱۰ کھرب ۴۰ ارب سال جتنا کہ مکتی کے لئے تو شاید ویدک ایشور کے انصاف کی رام کہانی پر کوئی اعتبار بھی کر لیتا۔ مگر محدود نیکیوں کا بدلہ اتنا عرصہ دراز اور سزا کے لئے اتنا کم یہ ایک ایسا انصاف ہے جسے دیانندی ویدی بیان کر سکتے ہیں۔ جواب دیتے وقت ہمارے دیانندی دوست مندرجہ ذیل حوالہ جات کو پیش نظر رکھ لیں۔

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۷۸ جسقدر کسی کے گناہ وثواب ہوتے ہیں انہی کے مطابق اسکو وہ ثمرہ دیتا ہی۔

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۸۰ جیسا قصور ہو ویسی سزا دینے سے ہی عادل ہو سکتا ہے۔

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۹۲ اعمال کا دگنا یا پورا ثمرہ نہ دینے سے خدا غیر منصف ٹھیرتا ہے۔

لالہ صاحبان جواب دیتے وقت جامہ سے باہر نہ ہو جائیں بلکہ سوچ سمجھ کر جواب دیں۔

محمد منظور الٰہی سوہدروی

مضمون نگاروں کو اطلاع

(۱) بعض احباب کوئی مضمون لکھ کر بغرض اندراج بھیجتے ہیں مگر وہ ایسا بدخط ہوتا ہے کہ میں خود ہی اسے اچھی طرح نہیں پڑھ سکتا چہ جائیکہ کاتب صاحب اس میں دیدہ ریزی کریں۔ چنانچہ ابھی پچھلے ہفتہ **کانگڑہ** سے ایک مضمون آیا جسکے لئے صاحب مراسلہ نے الگ خط بھی لکھا مگر میں کیا کروں جب وہ پڑھا ہی نہیں جاتا تو اخبار میں کسطرح درج ہو ایسے مضامین افسوس کے ساتھ ردی میں پھینکے جاتے ہیں۔ اسلئے جو صاحب مضمون بھیجیں وہ **خوشخط** اور کاغذ کے ایک طرف لکھیں۔

۲۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مضامین الحکم کے اغراض ومقاصد کے ماتحت ہوں۔ اور نرم اور تہذیب کے ساتھ لکھے جاویں۔ لغاظی کی بجائے معقول اور متانت کا رنگ دیا جائے اور مفید اور نتیجہ خیز بنایا جائے اختصار کو ہاتھ سے نہ دیا جاوے۔

۳۔ ایڈیٹر پابند نہیں ہوگا کہ ضرور ہر مضمون کو درج کرے نہ وہ واپس کرنے کا جوابدہ ہے۔ اور مناسب اصلاح کا اسے پورا اختیار ہے۔

(ایڈیٹر)

رسیدات مدرسہ و کالج

مدرسہ اور کالج فنڈ کی رسیدات بہت پیچھے رہ گئی ہیں لیکن سلسلہ وار انشاء اللہ سب چھپ جائیں گی جن بزرگوں نے مدرسہ کی کسی مد میں چندہ بھیجا ہے وہ اس توقف رسید کے لئے مجھے معاف کریں۔ اور مطمئن رہیں کہ سلسلہ وار انکی رقوم مرسلہ کی رسید چھپ جائیگی۔ ایڈیٹر۔

رسیدات آمدنی مدرسہ

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن نہلگ کیمپ مدرسہ عہ
سید اسد اللہ صاحب مگرداور ″ ۱۴ر
سید محمد رشید صاحب سیالکوٹ مدرسہ ۱۴ر
محمد فضل چنگوی ڈاکخانہ چنگا بنگیال ″ ۲ر

۱۷- ستمبر

جماعت سیالکوٹ مدرسہ مالعہ ۱۱ر۹پائی

۱۸ ستمبر

نظام الدین ڈاکخانہ ڈومیل مدرسہ ۱۰ر۹پائی
غلام محی الدین فوڈ کلرک میرٹھ ″ ۸ر
جماعت حال پور معرفت شاہ دین صاحب مدرسہ عہ

۲۰- ستمبر

منظور حق و اصغر علی طالب علم مدرسہ قادیان ″ ۸ر
بابو غلام محمد صاحب ٹائم کیپر ریلوے پریس لاہور ″ ۱۱ر
میاں نور الدین صاحب ضلع پر بیچہ ڈاکخانہ لالہ موسیٰ مدرسہ ۸ر
جمال الدین ٹریفک کویر ملتان مدرسہ سے

۲۲- ستمبر

محمد عثمان صاحب نقشہ نویس دفتر ایسٹ انڈیا الہ آباد مدرسہ عا
احمد الدین صاحب ڈوگری گومنہ تحصیل پسرور مدرسہ ۴ر
نظام الدین صاحب ″ ″ ۴ر
جمال الدین صاحب ″ ″ ۱۲ر
سید علی محمد شاہ صاحب گڑھ شنکر مدرسہ عہ
محمد ابراہیم صاحب بقاپور گڑھ شنکر ″ ۴ر
جماعت بلب گڑھ معرفت حکیم محمد حسین صاحب تیاہی ۸ر
جماعت احمدیہ جموں معرفت خلیفہ نور الدین صاحب مدرسہ ۱۲ر

۲۳ ستمبر

شیخ غلام احمد صاحب قادیان مدرسہ ۴ر
میاں احمد صاحب ساکن دہرم کوٹ رندھاوا مدرسہ ۴ر
محمد اسمٰعیل کلرک ڈیرہ غازیخان مدرسہ عا
گلاب خان صاحب پوسٹماسٹر راولپنڈی مدرسہ عہ
نواب دین صاحب کلرک ڈیرہ غازیخان ″ عہ
منشی نور الدین صاحب کلرک گورداسپور مدرسہ ۸ر
شیخ ضیاء اللہ صاحب از مانسہرہ ″ ۸ر
بابو فیروز علی صاحب مسکوال مساکین ۸ر مدرسہ عہ
منشی رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ مدرسہ صہ

بابو عبد الرحمٰن صاحب از انبالہ مدرسہ عہ

۲۵- ستمبر

ماسٹر محمد دین صاحب سیالکوٹی نیچر مدرسہ قادیان مدرسہ ۱ر
میاں فضل دین صاحب ساکن خوشاب ″ لعہ
گلاب دین صاحب احمدی ار رہتاس مساکین ۸ر مدرسہ ۸ر

۲۶- ستمبر

عنایت اللہ صاحب لائن انسپکٹر مظفر گڑھ مدرسہ ے
شیخ چراغ دین صاحب خورد فروش بازار چوک قادیان مدرسہ ے

۲۷- ستمبر

حاکم علی شاہ صاحب والد طفیل حسین مدرس مدرسہ نادون مدرسہ عا
محمد صدیق صاحب مدرس مہار اکلے مدرسہ ۱ر
جماعت مردان معرفت محمد یوسف صاحب مدرسہ ۴ر

۲۸- ستمبر

حکیم ابو عبد الغنی محمد صالح بہلول پور چک مساکین مدرسہ عہ ۱۰ر

۳۰- ستمبر

عبد القادر صاحب مدرس منصوران ضلع لودہیانہ بہائی مدرسہ ۲ر
احمد دین صاحب زرگر بنڈی بہری گوگیرہ مساکین عا
سید حیات علی صاحب داتہ۔ مانسہرہ مدرسہ صہ

۱- کالج فنڈ

مستری غلام الٰہی صاحب لوہار	للعہ ۸ر
ایک عورت	۱ر
میاں روشن دین صاحب سنار	عصہ ۸ر
مستری فضل دین صاحب	عصہ
میاں عبد الغفور صاحب لوہار	صہ
میاں محمد عظیم صاحب لوہار	عصہ
میاں اللہ دتا ″	صہ
مستری فضل الٰہی ″	عا
میاں اسمٰعیل ولد الہ دین صاحب	عصہ
میاں حاجی لوہار	عصہ
ماسٹر عبد الرؤف صاحب	عصہ ۴ر
مستری غلام احمد لوہار	۸ر
میاں غلام محی الدین صاحب	للعہ
میاں اللہ جوایا لوہار	ملے
میاں اللہ دتا ولد نور احمد لوہار	عا
مستری مولا بخش لوہار	عا
مستری کرم الٰہی صاحب	عصہ
میاں فضل الٰہی رفوگر	عصہ
اسم نامعلوم	۲ر
ایک سائل	-ر
میاں بہادر قوم راے	عصہ
محمد دین ولد دتہ ترکہان	عصہ
مستری عبد الرحمان ترکہان	عا

۲- طلبۃ العلم فنڈ

حکیم عبد الرحیم صاحب محمد امین وغیرہ	عہ
مولوی غلام حسین صاحب	عا
مستورات حکیم فضل دین صاحب	عہ

۳- جلپان فنڈ

منشی جلال خان صاحب	عصہ
مولوی غلام حسین صاحب	عا ۸ر
بیگمات	عصہ

ضروری اطلاع

اب بھی دیکھا جاتا ہے کہ احباب خطوکتابت مین نمبر خریداری جو ہر ایک چٹ پر مطبوعہ یا دستی ہوتا ہے۔ نہیں دیتے ہیں جس سے تعمیل کرنے مین بڑی دقت پیش آتی ہے اور اس کے علاوہ تضیع اوقات الگ ہوتا ہے۔ اس لئے خریداران کو ضروری ہے۔ کہ خط وکتابت مین نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ محرر دفتر الحکم

احمدی...... یا احمدی سامان ورزش

السلام علیکم۔ آپکے احمدی کارخانہ مین ہر قسم کا سامان ورزش اعلیٰ قسم کا تیار ہوتا ہے انگریزی اشیاء بھی موجود ہیں۔ گو پہلے آپکو معلوم نہیں تہا مگر اب آپکو کہیں جانے اور تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم ڈنکے کی چوٹ باواز بلند خدا کو حاضر کرکے کہتے ہیں کہ ہمارے ارزان اور بہر عمدہ مال کہیں نہیں ملیگا صفائی معاملہ اور ایمانداری کے واسطے اس کارخانہ کا نام کافی ہے۔ اولیں ایک دفعہ ضرور آزمائش ہو۔ مختصر فہرست اشیاء حسب ذیل ہے جو درخواست پر ملتی ہین

کرکٹ بیٹ		فٹبال بہرہ مکمل	ے
کین ہینڈل دو ربڑ عمدہ	للہ	″ عک ″	للعہ ۴ر
کارک ″ ایک ربڑ	ملے	″ عتا ″	ہے ۸ر
صرف ایک ربڑ	معہ	اس کا ہیں چمڑہ والی	للعہ ۴ر
درجہ دوم	سے	″ ڈورہ والی	ہے ۸ر
″ سوم	للعہ ۸ر	″ مادہ اول	عا
اکٹ پریکٹس	ہے ۸ر	″ درجہ دوم مختہ	عتعہ ۸ر
دوم درجہ	ے	ٹین سفید لکڑی	عا
سوم	عا ۸ر	″ ببلچ ″	عصہ
بال درجہ اول فی درجن	عسہ	بیاڈمنٹن سفید ″	عصہ
دوم ″	لعہ	″ بلے ″	۸ر
پریکٹس	معہ	سٹل کاک	عا ۱۲ر
لیگ کارڈ چمڑہ	صہ	دوم درجہ	عا ۸ر
″ زین	للعہ ۱۲ر	ولن بالائی درجن	للعہ

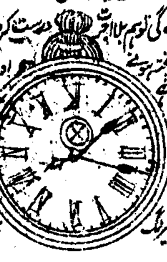
نوٹ: احمدی بہائیوں سے ہم فیصدی یا عہ فیصدی کمیشن غیر احمدی ہے ۱۲ فیصدی کمیشن۔ پتہ نشاط مال وی پی۔
منیجر ایم خدا بخش اینڈ کو احمدیہ سپورٹس ورکس شہر سیالکوٹ

خواب سے جاگو۔ آنکھیں کھولو

اور

دیکھو کہ مندرجہ ذیل گھڑیاں کسقدر سستے داموں پر فروخت کر رہے ہیں اب بھی اگر آپ نے گھڑیاں نہ خریدیں تو پھر کب خریدو ن گے۔ صاحبان جلدی گھڑیاں خرید لیں ورنہ پھر ایسا بہترین موقع نہ ملیگا۔

جہلی ٹائم کیپ سٹم واچ گارنٹی ۴ سال قیمت تین روپیہ علاوہ محصول اگر یہ گھڑی عرصہ گارنٹی مین بلا کسی خاص نقص کے چلنے سے رُک جاوے گی تو ہم بلا اجرت درست کر دینگے اس سے زیادہ اسکے پختہ ہونے اور پائیدار ہونیکا کیا ثبوت ہو سکتا ہے منگواکر ملاحظہ کیجئے قیمت تین روپیہ علاوہ محصول بکس شیشہ سپرنگ ہمراہ گھڑی مفت



نکل لیور کی رسٹ واچ گارنٹی چار سال قیمت چار روپیہ علاوہ محصول یہہ گھڑی کلائی پر باندھی جاتی ہے اس کے پرزے نہایت پختہ و پائیدار ہین کھلے منہ کی ہیں گھڑی جیب میں بھی لگ سکتی ہے



برسوں نہیں بگڑتی قیمت چار روپیہ علاوہ محصول
ملنے کا پتہ:- منیجر حمیدیہ ٹریڈنگ کمپنی شہر لاہور

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپکا مال و اسباب محفوظ رہے؟

یقیناً کوئی شخص نہیں ہوگا جو اس امر کا خواہشمند نہ ہو کہ اوس کا مال و اسباب محفوظ نہ رہے؟ حفاظت مال و اسباب کے لئے آپ میرے کارخانہ کے بنے ہوئے سٹیل ٹرنکس منگوائیں جنکا ریویو ایڈیٹر الحکم نے بھی کیا ہے اور جو اپنی عمدگی۔ مضبوطی اور خوبصورتی کیوجہ سے ہر جگہ پرکھے جاتے ہیں لکڑی کے صندوقوں کے مقابلہ مین یہ ٹرنکس ہر طرح سے ہلکے پہلکے اور بہر زیادہ مضبوط اور پائیدار نہ دیمک کا خطرہ نہ آگ کا اندیشہ سفر مین ہر طرح سے آسانی کے ساتہہ اسباب بند کرکے لیجا سکتے ہین۔ چونکہ یہ احمدی بھائی کا کارخانہ ہے اسلئے آپ ہر قسم کے تکلف اور ریاکاری کو انشاء اللہ نہ پائیں گے۔ جو آجکل کی تجارت کا جزو سمجھہ لیا گیا ہے جو لوگ ٹرنکوں کی تجارت کرتے ہین وہ اگر ٹرنک منگوائیں گے تو ان کے ساتہہ خاص رعایت بھی کی جائیگی۔ مفصل فہرست درخواست کرکے کارخانہ سے منگوا لو۔ درخواست کرتے وقت ٹرنک یا الماری کا پتہ ضرور لکھو۔ ملٹی بذریعہ قیمت طلب بہی بھیجا جائے گی۔ تمام درخواستیں بنام مستری محمد دین احمدی مالک کارخانہ ٹرنک و سیل چیسٹ ہڈسن سیالکوٹ شہر کے نام ہونی چاہئیں۔

مریضو! مولوی حکیم نورالدین صاحب کے مجرّبات سے فائدہ اوٹھاؤ

ہینے اللہ تعالےٰ پر بہروسہ کرکے ایک شفاخانہ کہولنا چاہا ہے۔ جسمین اصول صحت کی خلاف ورزی کیوجہ سے جو لوگ دکہہ اوٹھا رہے ہون۔ ان سے بقدر طاقت ہمدردی کرون مینے نیپال کا سفر کیا ہے۔ مجھے کسی دہوا در سنیاسی نے کوئی نسخہ بتایا ہے ہان مجھے ایک فخر حاصل ہے جو میری دانست مین بہت ہی کم مشتہرین کو حاصل ہوگا۔ اور وہ یہ ہے کہ سالہاسال سے مین مولوی حکیم نورالدین بھیروی ثم القادیانی کے مطب مین ان کے ماتحت اور نگرانی مین ہر قسم کے مریضون کا علاج حکیم صاحب موصوف کی تجویز اور تفہیم سے کرتا رہا ہون اور ابتک بھی مجھے یہ فخر حاصل ہے بلکہ خصوصیت کے ساتھ بیرونی مریضون کی خط وکتابت اور اون کے لئے نسخہ جات تجویز کرنا بھی میرے ہی سپرد ہے پس جو لوگ حضرت حکیم الامتہ کے طریق علاج اور آپ کی طبی تحقیقات اور واقفیت سے واقف ہین اور مین جانتا ہون پنجاب مین کوئی جگہ ہوگی جہان ایسے واقف کار موجود نہ ہون ان کے لئے اتنا کہدینا کافی ہے میری تجربہ اور اس دعوے کی تصدیق خود مولانا ممدوح کی تحریر سے بہی ہوتی ہے۔ اور اب جو مینے یہ سلسلہ شروع کیا ہے اسمین بہی میرا یہی معمول ہوگا کہ **امراض عامہ** جو اسباب عامہ کے ماتحت ہوتے ہین کا تو علاج ہزار ہا بار آزمودہ اور مجرّب نسخون کے ذریعہ ہوگا۔ جو مولوی صاحب کے مطب مین ہمیشہ مستعمل ہوتے ہین اور خاص اور قابل غور امراض مین مولوی صاحب ممدوح کے مشورہ سے یہ نسخہ جات تجویز ہوا کرین گے۔ اسی بنا پر یہ شفاخانہ جس کا نام **شفاخانہ فضل رحمانی** رکہا گیا ہے مینے قادیان مین کہولدیا ہے اس شفاخانہ کے ذریعہ سے ایک اور عظیم الشان کام بہی مقصود ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت حکیم الامتہ کی طبی **تحقیقات اور مجرّبات** کو جو ویدک۔ یونانی۔ ڈاکٹری اور ہر قسم کے جدید تجربون پر مشتمل ہے۔ بذریعہ رسالجات یا کتب کے شائع کیا جاوے۔

سرمہ زنگاری۔ حاذق طبیب مولوی حکیم نورالدین صاحب کا ہزار ہا مریضون پر آزمایا ہوا آنکہون کی بہت سی بیماریون خصوصًا جالا۔ دہند۔ سبل (یعنی آنکہون مین سرخ ڈورے پڑ جانا) ڈہلکا آنکہون مین پانی جانا۔ جرب جس مین پلکون کی سرخی نمودار ہو وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ عہ **سرمہ نورالعین**۔ مولوی نورالدین صاحب کا مجرّب اور آزمودہ ہر ایک قسم کی آنکہون کی بیماریون مین مفید ہے جسمین بڑا جزو ممیرا ہے قیمت فی تولہ عہ **آتشک کی گولیان** قیمت فی ڈبیا عہ **آتشک کی بتیان** خواہ کیسا ہی زخم آتشک ہو صرف تین دن دہونی دینے سے خشک ہو جاتا ہے قیمت تین بتی عہ **سفوف جریان** (مرد کو ہو یا عورت کو) چند روز کے استعمال سے مفید ثابت ہوگا قیمت فی تولہ ۸ **سفوف سوزاک** قیمت سات خوراک کے لئے عہ **حبوب باؤ گولہ** یہ گولیان امراض ہسٹریا (باؤ گولہ) مین از بس مفید ہین عورتین عمومًا اس مرض مین مبتلا ہوتی ہین اور بسبب جن بہوت کے آسیب کا وہم رکہنے کے بہت سا روپیہ خرچ کر ڈالتے ہین اور اندر ہی اندر گہل گہل کر مر جاتی ہین ان گولیون کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے قیمت فی ڈبیا عہ **حب طحال** قیمت فی ڈبیا ۱۲ **کہانسی کی گولیان** قیمت فی ڈبیا ۸ **حبوب بواسیر** فی ڈبیا عہ **روغن شمیم** قیمت فی شیشی عہ **بال اڑانیکا پوڈر** فی ڈبیا ۸ **حب ضیق النفس** قیمت فی ڈبیا عہ **دوائے ناسور**۔ قیمت فی ڈبیا کہانے کے لئے عہ **روغن دافع امراض گوش** قیمت فی شیشی ۸ **مرض اٹہرا کی مجرّب دوائی**۔ یہ دوائی حکیم حاذق مولوی نورالدین صاحب کی آزمائی ہوئی ہے اس سے سیکڑون عورتون کو فائدہ ہوتا ہے جنکے بچے بچپن مین اس مرض سے تلف ہو جاتے ہین یہ مولوی صاحب کی چند مجرّب ادویہ ہین کچہہ تو گولیان ہونگی جو عورت کو ابتداء حمل تک کہانی ہونگی کچہہ خاص قسم کی دم کی ہوئی اجوائن اور فلفل سیاہ ہوگی جو عورت کو شروع حمل سے تا اختتام ایام رضاعت کہانی پڑے گی۔ قیمت کل دوائی کی جو اس تمام عرصہ مین کہائی جاویگی عـہ۔ **منجن**۔ قیمت فی ڈبیا ۸ **خارش کی عجیب دوائی** فی ڈبیا ۸

> **لاکہ شہادتون کی ایک شہادت**
>
> مین تصدیق کرتا ہون کہ فضل الرحمٰن میرے تجارب سے واقف اور خوب واقف ہے بعض خطرناک بیماریون و نفث الدم اور دق مین اسنے بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور کامیاب ہوا مین امید کرتا ہون کہ اگر وہ تقویٰ سے کام لیگا تو اسکو خود بہی اور بہت لوگون کو نفع پہنچیگا۔ الٰہی میرا یہ گمان سچ ہو۔ آمین
>
> **نورالدین**

ہر مرض کے لئے دوائی بذریعہ وی پی پارسل بہیجی جاوے گی جن امراض کی تشخیص بذریعہ خط وکتابت نہیں ہوسکتی ان کا علاج بجز مریض کے دیکھنے کے نہیں کیا جاویگا۔ ہمارا کام صرف اشتہاری طبیب بننا نہیں بلکہ مریض کو شفا ہونا اصل مقصود ہے ہان اسمین ذاتی نفع بہی مقصود ہوگا مگر عام اشتہاری طبیبون کی طرح نہیں۔

نوٹ کسی خط کا جواب بدون جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنیکے نہیں دیا جاوے گا۔ ایسے صاحب جواب آنیکی شکایت نکرین۔

المشتہر

مفتی فضل الرحمان منیجر شفاخانہ فضل رحمانی قادیان

ہندوستان مین ایک لاثانی کمپنی

کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ بہارت بیمہ کمپنی لاہور ہندوستان بہر مین ایک لاثانی کمپنی ہے۔ مفصلہ ذیل وجوہات سے (۱) اسکا کل انتظام دیسیون کے ہاتہہ مین ہے (۲) اسکا سرمایہ دیسی کارخانون اور تجارت مین لگایا جاتا ہے جس سے اس ملکی تجارت کو فروغ ہوتا اور ملک کو فائدہ پہونچتا ہے (۳) دیسیون کے ہاتہہ مین انتظام ہونیکی وجہ سے اس کمپنی کا خرچ دوسرے غیر ملک کی کمپنیون کے مقابلہ مین بالکل کم ہے اور اس لئے یہ نہایت مضبوط اور مستحکم بنیاد پر قایم ہے (۴) جتنے ممبر اس کمپنی کے انتقال کر چکے ہین انکے پس ماندگان کو بلا حیل وحجت کے فورًا بیمہ کا روپیہ ادا کیا گیا ہے۔ چنانچہ تمام پبلک کمپنی کی خوش معاملگی اور حق شناسی سے واقف ہے اسکے علاوہ اور بہی کئی خصوصیات اس کمپنی کو حاصل ہین جو ہندوستانی باشندہ جو کہ اپنی زندگی کا بیمہ کرانا چاہتا ہے اگر وہ ذاتی در ملکی وجوہات کو مدنظر رکہے گا تو وہ قایل ہو جائیگا کہ اسے اپنی زندگی کا بیمہ سوائے بہارت کے اور کسی کمپنی مین نہین کرانا چاہئے آج وقت ہے کہ آپ محفوظ ترین کمپنی کے ممبر بنکر اپنے بال بچون اور دیگر عزیزون کے لئے ایک معقول رقم چہوڑ جانیکا انتظام کرین۔ ہماری کمپنی پر اسپیکٹس کا سرکاری مطالعہ ہی آپ کو ہمارے دعوے کی صحت کا قایل کر دیگا۔ ایک کارڈ پر اپنا نام وپتہ لکہکر بہیجئے پراسپیکٹس مذکور آپ کی خدمت مین بذریعہ ڈاک پہونچ جائیگا۔

گیان چند منیجر وایکچواری یا درخواستین بنام لاجپت رائے ساہنی سکرٹری بہارت بیمہ کمپنی لمیٹڈ لاہور آنی چاہئین

مرا برف بارید بر سر زاغ نشاید چو بلبل تماشائے باغ

واقعی بڑہاپا دنیاوی خوشیون کا خاتمہ ہے جسکے اولاد ہو اسکا بڑہاپا تو غضب ڈہاتا ہے آپ ہی اگر مایوسی کی حد تک پہونچ گئے ہین تو مفصلہ ذیل غور سے پڑہین **شاہی خضاب** مثل تیل کے پہلیل کے لگایا جاتا ہے بالونکو دو منٹ مین بہنور سیاہ کر دیتا ہے اور نہ بالون کو سخت کرتا ہے۔ قیمت عہ **روح افزا** نامردی۔ سستی۔ لاولدی۔ ضعف باہ ودماغ۔ جریان۔ درد کمر کے واسطے اکسیر ہے۔ پیر کو نوجوان کو بلتن بناتا ہے قیمت تین روپیہ فی شیشی۔ **روح النساء**۔ حیض بے قاعدہ کم یا زیادہ دیر بعد یا جلدی تکلیف سے یا بالکل نہ آوے سفید پانی آوے لاولدی ہو یا اون پر سوزش ہو غرضیکہ عورتون کی سب بیماریون کے واسطے مجرب ہے فی شیشی قیمت تین روپیہ۔ **فرانسیسی گلگونہ**۔ چہرے چہریان چہائیان سیاہ داغ وکیل دغیرہ دور کرکے خوبصورت اور اُجلا بنا دیتا ہے خوبصورتی کیواسطے لازمی ہے قیمت عہ **گولیان وروغن**۔ انکے استعمال سے بال ہمیشہ سیاہ رہتے ہین اگرچہ سفید ہوگئے ہون تو بہی سیاہ ہو جاتے ہین اور پہر ہمیشہ سیاہ رہتے ہین قیمت ۸ **بال اڑانیکا تیل**۔ بلا کسی خارش اور تکلیف کے دو منٹ مین نازک جگہ کے بال بہی دور ہون۔ قیمت ۸ فی شیشی۔ **سرمہ ممیرا**۔ دہند۔ غباری۔ لالی۔ پڑبال۔ پانی جانا۔ وابتدائی موتیا بند کیواسطے اکسیر ہے قیمت دو روپیہ فی تولہ۔ **بواسیر خونی**۔ بادی جدی یا آتشک سے ہو۔ سے اگر ہون تو بلا تکلیف کم قیمت عہ **دمہ** کیسا ہی پرانا وسخت دمہ ہو خواہ پہیپہڑے خراب ہوگئے ہون بشرطیکہ شفا ہو۔ قیمت تین روپے۔ **دوائی آتشک مجرب**

خط وکتابت کا پتہ۔ **ڈاکٹر کیسر سنگہ ایم۔ اے بکرم ہسپتال فیروز پور شہر پنجاب**

تندرستی کا بیمہ

بابو ڈاکٹر گنیش پرشاد بہار گو کا بنایا ہوا

نمک سلیمانی

جسکو کہ مشہور ڈاکٹرو اور لندن رائل کمسٹری مدرسہ کے ممبر کیمیکل اگزامینر بمبئی [illegible] عطا فرمایا ہے

فوائد نمک سلیمانی

نمک سلیمانی [illegible] بحالت تندرستی ہی اسکو [illegible] اس نمک سلیمانی کا استعمال کیا جائے [illegible] کمزوری اور سستی رفع [illegible] نمک سلیمانی [illegible] ڈکاروں کا آنا [illegible] شکایتوں مین [illegible] نمک سلیمانی معدہ [illegible] کی گرمی کا علاج [illegible] بار بار پیشاب [illegible] مفید ہے معدہ [illegible] فائدہ ہوتا ہے [illegible]

ہزاروں [illegible] کا خلاصہ

جناب [illegible] مقام [illegible] نمک سلیمانی استعمال کیا [illegible] جناب صاحبزادہ [illegible] خانصاحب [illegible] کھٹی ڈکار [illegible] معدہ کی شکایت [illegible] میرے پاس آئے [illegible] نمک سلیمانی روز کو دیا خدا کے فضل سے ان لوگون کو آرام ہوا درحقیقت آپکا نمک سلیمانی [illegible] سید کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے [illegible] نمک سلیمانی [illegible]

جناب مولوی [illegible] استاد جناب نواب ولیعہد بہادر ریاست بھوپال تحریر فرماتے ہین کہ میرا لڑکا پانچ برس سے بعارضہ دست [illegible] بیمار رہتا اور ہر طرح کی دوا یونانی و ڈاکٹری کی گئی مگر فائدہ نہ ہوا آپکے نمک سلیمانی کا استعمال کرتا ہون جس سے اسکو فائدہ معلوم ہوتا ہے اور امید ہے کہ آپکے نمک سلیمانی [illegible] دفع ہو جائیگا براہ مہربانی دو شیشیان نمک سلیمانی کی اور بھیجد یجئے۔ **جناب** بابو سالک رام سنگھ صاحب مقام ٹوکیو ملک جاپان سے ۲۳۔ اگست [illegible] کو تحریر فرماتے ہین کہ مین آپکا نہایت ممنون ہون کہ آپکے بنائے ہوئے نمک سلیمانی نے سمندر کے سفر مین جو کہ مجھکو جاپان آتے وقت درپیش تھا۔ بہت مدد دی سمندری بیماری مثل قے متلی و چکر وغیرہ مین اسکے استعمال سے فوراً فائدہ ہوتا تھا۔ آپکا نمک سلیمانی معدہ کی شکایتون کے واسطے بھی نہایت ہی مجرب دوا ہے اور کھانے میں نہایت خوش ذائقہ ہے۔

جناب بابو [illegible] رام صاحب میندار ڈیرہ اسمٰعیل خان ممبر رائل ایشیاٹک سوسائٹی و سیاح یورپ و امریکہ وغیرہ۔ ۲۰ ساکتوبر [illegible] کو تحریر فرماتے ہین کہ آپکا نمک سلیمانی صرف معدہ ہی کیواسطے اکسیر نہیں ہے بلکہ سمندر کی بیماریوں مثل متلی۔ چکر قے۔ بخار وغیرہ مین بھی اپنا اثر بہت اچھا دکھاتا ہے مین امید کرتا ہون کہ آپکا یہ نمک سلیمانی سمندر کے سفر کرنے والے لوگ اپنے ساتھ رکھکر ضرور فائدہ اٹھائینگے اور اسکے استعمال سے سمندر کی بیماریوں سے محفوظ رہینگے۔

کالکٹر و مجسٹریٹ بلیا جناب پنڈت رماشنکر صاحب مصر ایم۔ اے تحریر فرماتے ہین کہ بابو گنیش پرشاد بہار گو کا بنایا ہوا نمک سلیمانی ہاضمہ کی قوت بڑہانے کیواسطے بہت ہی مفید ہے۔

جناب منشی محبوب عالم صاحب مالک و ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور اپنے روزانہ پیسہ اخبار مطبوعہ ۱۹۔ جنوری [illegible] مین تحریر فرماتے ہین کہ ڈاکٹر گنیش پرشاد بہار گو کا بنایا ہوا نمک سلیمانی متعلق معدہ و سوء ہضمی پر متعدد بار آزمایا گیا نہایت مفید پایا کھٹی اور جلی ہوئی ڈکاروں کو روک دیتا ہے غرض امراض معدہ کیلئے نہایت نافع چیز ہے جن لوگون کو کھانا نہ ہضم ہوتا ہو وہ کھانے کے بعد تھوڑا سا نمک سلیمانی کھا لیا کرین۔

ملنے کا پتہ:۔ نونہال سنگھ بہار گو منیجر کارخانہ نمک سلیمانی۔ محلہ [illegible] گھاٹ شہر بنارس۔

مفت — مفت

جس کسی کو سرمہ نور کی شیشی پر ہمارا ٹریڈ مارک نہ ہوگا تو وہ جعلی سمجھنا چاہیئے

۵۰ ہزار پڑیہ بطور نمونہ مفت

سرمہ نور

نمونہ کی تعداد پانچ ہزار سے بڑہا کر پچاس ہزار پڑیہ کردی گئی ہے ۔ ہر کا ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگی یہ وہ سرمہ ہے جو برابر پانچ سال سے مفت تقسیم ہو رہا ہے دنیا کے قریب قریب ہر حصہ مین اسکے خریدار موجود ہین سیکڑون سپاسنامے ہمارے پاس معزز ڈاکٹرون اور حکیمون و ہیسون اور عہدہ دارون کے موجود ہین جن کے شائع کرنے کے واسطے ایک کتاب کا حجم درکار ہے مفید ہونیکا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا یکم دسمبر سے صرف ۱۲۔ دسمبر تک ۳۰ ہزار پڑیہ نوشکی لوگون نے منگوائین۔ اسپر تجربہ کے بعد ۹۹ فیصدی کی فرمائشات آچکی ہین اور یہ بھی ظاہر کردینا ضروری ہے کہ یہ نسخہ ایک فقیر صاحب کمال کا عطیہ ہے اور انہین کی اجازت سے اشاعت عام کی گئی ہے۔ آنکھ کا کوئی مرض ایسا نہین جسپر دس بیس بار تجربہ نہ ہوا ہو ہر مرض مین بے حد مفید ثابت ہوا ہے۔ ابتدائی نزول ماء مین اگر کسی سرمہ نے فائدہ حاصل کیا ہے تو اسی سرمہ نے ورنہ قریب قریب تمام ڈاکٹر اور اطباء اس امر پر متفق ہو گئے ہین کہ نزول ماء کا سوائے قدح کے اور کوئی علاج نہین جالا۔ پہولا۔ دہند۔ غبار۔ سبل۔ پانی جانا۔ پڑبال۔ خارش۔ موتیابند ابتدائی۔ سرخی ناخنہ وغیرہ وغیرہ کو چند ہی روز کے استعمال سے جڑ سے کہوتا ہے بصارت بڑہاتا ہے عام طور پر اسکے استعمال سے جڑ سے کہوتا ہے بصارت بڑہتا ہے عام طور پر اسکے استعمال سے عینک کی حاجت نہین رہتی اور حالت مرض مین لگائیے تو ازالہ مرض کے لئے اکسیر ہے۔ ایک تولہ سرمہ سال بھر سے زیادہ کیلئے کافی ہے ہر حصہ ملک مین ایجنٹون کی ضرورت ہے تاجران صدوا فروشون اور ڈاکٹرون کو اسطرف متوجہ ہونا چاہیئے اور قواعد ایجنسی درخواست آنے پر روانہ کئے جائینگے۔ دریافت طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے فرمائشات ویلیو پے ایبل منگوائیے پر جانبین کا اطمینان ہوگا محصول وغیرہ ذمہ خریدار۔ بلحاظ فائدہ عام قیمت سرمہ خاکی فی تولہ ۶ سرمہ سیاہ بصری فی تولہ ۱۰

المشرح بالانشین

ہمنے سوتی شنگی اور [illegible] شروع اور تیاری کا بھی انتظام کیا ہے جو ایسی تجارت کو ترقی دینے کو اٹھ [illegible] اوضع پشمینہ تنگ کی [illegible] کے واسطے نہایت عمدہ تحفہ ہے اور خوش وضعی مین یہان کے چابک دست کاریگرون کے کمال دکھایا ہے کہ بالکل ریشمی معلوم ہوتے ہین اور پائیداری مین تو ریشمی کی کوئی حقیقت نہین ہے ایک [illegible] منگاکر ملاحظہ تو فرمایئے۔ قیمت فی تہان [illegible] طول لمہ گز ۸ گرہ عہ قیمت فی تہان [illegible] طول لمہ گز ۸ گرہ [illegible] جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام منیجر کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکھنو ہونی چاہیئے

المشتہر محمد اعجاز علی مالک کارخانہ سرمہ نور کاکوری

نئی شرط

اس کارخانہ نے اشتہاری دہوکہ سے بچانے کی یہ تجویز کی ہے کہ ہر دوا کا نمونہ پوسٹ کارڈ آنے پر روانہ کیا جاوے

سرمہ سلیمانی یہ سرمہ امراض چشم کا جانی دشمن ہے چیک چند روزکے استعمال سے جالا۔ پہولا۔ دہند۔ آشوب چشم۔ پڑبال۔ آنکھون سے پانی بہنا۔ نزول الماء وغیرہ کو فوراً دفع کرتا ہے آزمایش ضرور کیجئے۔ بعدہ طلب کرنا قیمت فی تولہ ۸

سنون دندان جس کے استعمال سے داڑھ خواہ مسوڑھے کا کیسا ہی بیتاب کردہ درد ہو یا مسوڑہ ورم کر گیا یا دانتون سے خون جاری ہو فوراً دفع کرتا ہے اور جملہ اعراض دفع ہو کر دانت مثل موتی کے نکل آتے ہین قیمت فی بکس ۱۲ لہ پوڈر صفا یہ پوڈر دیگر پوڈرون کی طرح نہ تو جلد کو خراب کرتا ہے اور نہ جلن کرتا ہے بلکہ جائے مستعملہ نہایت نرم اور صاف ہو جاتی ہے اور تین منٹ مین فارغ کردینا اسی کا کام ہے قیمت فی ڈبیا خورد ۱۲ ڈبیا کلان ۱

المشتہر حکیم سرفراز حسین و حکیم محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

کارخانہ احمدی راحت روح عطریات

یہ کارخانہ قنوج مین قدیم ہے بلحاظ تغیرات زمانہ اور کارخانے کثرت سے ہو گئے ہین بلحاظ قدامت اب اسے ترقی دی گئی ہے اور عطر و تیل وغیرہ لوازمات صفائی سے تیار کئے جاتے ہین اور خوش معاملگی سے کارخانہ انجام دیتا ہے شائقین بطور نمونہ ضرور طلب کرین۔

راقم محمد عبد اللہ و سعد اللہ تاجران عطر قنوج

کارخانہ عطر فرحت افزا النسیم

اگر آپکو عمدہ عطر و تیل کی ضرورت ہو تو قنوج کے مشہور قدیم کارخانہ فرحت افزا النسیم سے منگوا کر روح خوش ہو جائیگی۔ مختصر فہرست یہ ہے

گلاب	۴ روپے عہ تک	مشک عنبر	۸ روپے مہ تک		
کیوڑہ	۴ روپے مہ تک	مدنمت	۴ روپے مہ تک		
موتیا	۴ روپے مہ تک	باندری	۴ روپے ہے تک		
حنا	۴ ے مہ تک	حن	۴ روپے ہے تک		
چنبیلی	۴ ے مہ تک	ناگر تیل	مدنی شیشی		

المشتہر

منیجر کارخانہ فرحت افزا النسیم قنوج

(انوار احمدیہ پریس قادیان مین شیخ یعقوب علی تراب احمدی اینڈ سنز مالکان کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔)